شجرہ جات طریقت

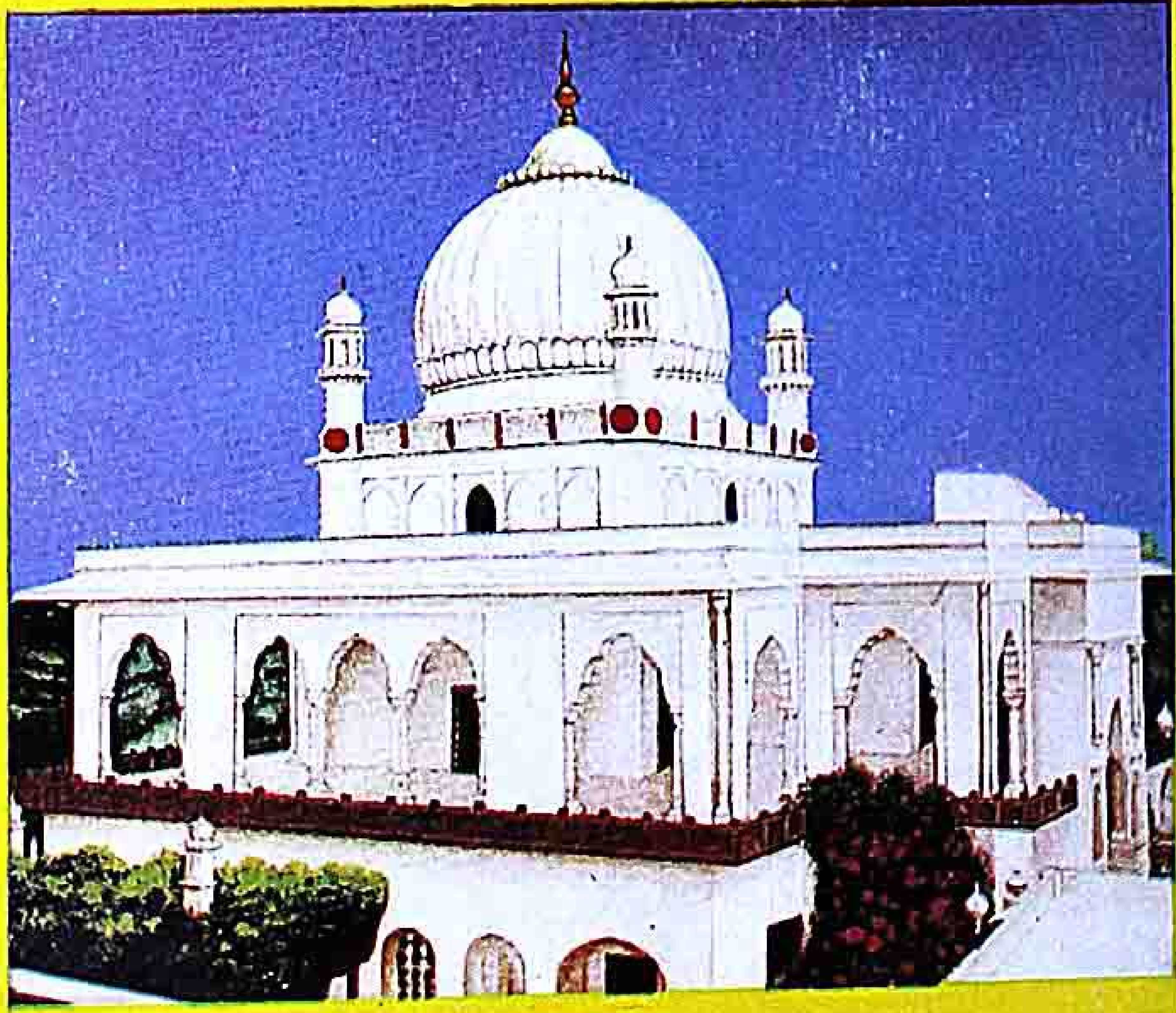

مزار مبارک حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی

احمد بدر اخلاق

گر تو می خواہی مسلماں زیستن
نیست ممکن جز بہ قرآں زیستن
(اقبالؒ)

تذکرہ و شجرہ جات طریقت

حضرت خواجہ فقیر محمدؒ چوراہی
نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ

المتوفی ۱۸۹۷ء/۱۳۱۵ھ

مزار مبارک حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہیؒ
چورہ شریف ضلع اٹک

ترتیب و تالیف

احمد بدر اخلاق
۳۳۴ شادباغ لاہور

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ

نام تالیف ---------- تذکرہ حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی رحمتہ اللہ علیہ
مولف ---------- احمد بدر اخلاق
طبع ---------- بار اول
ناشر ---------- محمد احسن اخلاق (ایم کام)
سال طباعت ---------- ۱۹۹۴ء
تعداد اشاعت ---------- ۵۰۰
صفحات ---------- ۶۴
کمپیوٹر کمپوزنگ ---------- ٹائپو گرافلس۔ لاہور
زیر اہتمام ---------- محمد اسد اخلاق
مطبوعہ ----------

Marfat.com

مندرجات

حرف اول	احمد بدر اخلاق	۵
حروف تحسین	محمد حسن خاں میرانی نوشاہی	۱۰
باب اول	(۱) خانوادہ والدین اسم و القاب' ولادت' وطن	۱۲
	(۲) حسب و نسب	
	(۳) تعلیم و تربیت' بیعت و خلافت	
باب دوم	اخلاق و عادات	۱۶
باب سوم	خوارق و کرامات	۱۸
باب چہارم	حلیہ مبارک اور معمولات	۲۱
باب پنجم	(۱) حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہیؒ کے ارشادات	۲۳
	(۲) وفات	
باب ششم	اولاد و امجاد حضرت فقیر محمد چوراہیؒ	۲۵
باب ہفتم	خلفاء حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہیؒ	۳۰
باب ہشتم	شجرۂ نسب حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہیؒ اولاد و امجاد	۳۴
باب نہم	شجرہ جات طریقت حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہیؒ	۴۴
	کتابیات	۶۴

والدہ مرحومہ

کی خدمت میں

جن کے ذکر و اذکار نے بچپن میں ہی میرے دل میں اولیائے کرام کے ساتھ والہانہ عقیدت و ارادت پیدا کردی۔ اس تذکرہ کی تدوین و تالیف اسی جذبہ عقیدت و محبت کی مظہر ہے۔

خاک راہ دردمنداں

احمد بدر اخلاق

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حرف اول

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تک رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری رہا۔ حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام اور اولیاء کرام نے سنت نبویؐ کی پیروی کرتے ہوئے ارشاد و تبلیغ کی مسند سنبھالی اور معاشرے کی اصلاح و تربیت کی' اس سلسلے میں جو خدمات سرانجام دی گئیں وہ ہماری مذہبی اور ثقافتی تاریخ کا روشن باب ہیں۔

اگرچہ بزرگان دین اور اولیائے کرام نے اپنے اپنے مخصوص انداز فکر میں اسلام کے لئے بے بہا خدمات انجام دیں۔ تاہم یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں اسلام کی جڑیں انہی بزرگان دین کی بدولت مضبوط ہوئیں۔ سلسلہ نقشبندیہ اپنی خصوصی تعلیمات کے باعث صرف سرزمین پاک و ہند میں ہی مشہور نہیں بلکہ ایران' افغانستان' بلخ بخارا' سمرقند اور ماوراء النہر تک شہرت رکھتا ہے۔ کیونکہ اس سلسلے کے معتقدین انہی علاقوں سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندؒ اور ان کے نامور خلفاء خاص کر خواجہ علاؤالدین عطارؒ المتوفی ۸۰۲ھ' مولانا یعقوب چرخیؒ المتوفی ۸۵۱ھ' حضرت عبیداللہ احرارؒ المتوفی ۸۹۵ھ' مولانا عبدالرحمٰن جامی صاحبؒ مولف "نفحات الانس" المتوفی ۹۸۰ھ نے اور پھر ان کے بعد ان حضرات کے خلفاء عظام نے اس سلسلہ کو بڑا فروغ دیا اور اپنے علمی و روحانی ذوق کے مطابق ایک عالم کو فیض پہنچایا۔

سرزمین پاک و ہند میں حضرت باقی باللہؒ نقشبندی المتوفی ۱۰۱۲ھ نے اس سلسلہ کا چراغ روشن کیا۔ آپ اپنے مرشد مولانا خواجہ امکنگی المتوفی ۱۰۰۸ھ کی اجازت سے ہندوستان تشریف لائے۔ دہلی میں قیام کیا اور رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات کو مقبول خاص و عام کردیا۔ آپ کے نامور مرید و خلیفہ حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی سرہندیؒ نے اس سلسلہ کو بام عروج تک پہنچایا اور اس وقت کے مذہبی و سیاسی حالات کے پیش نظر انہوں نے اشاعت دین اسلام کا مکمل انتظام کیا۔ غیر اسلامی تصورات' رسوم اور رواج کی اصلاح اور دفع بدعت و الحاد میں قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔

Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے پیر بھائی حضرت مرزا حسام الدین نقشبندیؒ بھی تبلیغ دین میں مقدور بھر کوشش کرتے رہے۔ مرزا حسام الدین کی تبلیغی کاوشوں سے تنگ آکر چند معاندین نے جہانگیر کے کان بھرے۔ جہانگیر اس وقت کشمیر میں تھا۔ آپ کو وہیں آنے کا حکم دیا۔ جب آپ لاہور پہنچے تو ان کو بشارت ہوئی کہ کشمیر کی بجائے دہلی جانا ہوگا۔ چنانچہ چار روز کے بعد معلوم ہوا کہ جہانگیر فوت ہوگیا۔ آپ دہلی واپس روانہ ہوگئے۔

اس زمانے میں نقشبندی خاندان کی ایک اور بزرگ ہستی حضرت خواجہ سید خاوند محمود المعروف بہ حضرت ایشاںؒ بھی تبلیغ اسلام میں مصروف تھے۔ چک خاندان کے آخری بادشاہ یوسف شاہ بن علی شاہ کے زمانے میں حضرت ایشاںؒ کشمیر میں وارد ہوئے۔ اس وقت خطہ کشمیر میں شیعہ و سنی فسادات کے باعث بڑا پر آشوب زمانہ تھا۔ آپ نے خانقاہ فیض پناہ نقشبندیہ کا اجراء کیا اور تبلیغ دین میں کوشاں ہوئے۔ اس طرح بے شمار افراد آپ کے حلقہ ارادت و عقیدت میں شامل ہوئے اور اہل بدعت و ضلالت کی ایک کثیر تعداد بھی آپ کے دست حق پر تائب ہوئی۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے خلیفہ حضرت آدم بنوریؒ نے مضافات سرہند میں تبلیغی سلسلہ جاری رکھا جبکہ شیخ محمد طاہر بندگیؒ نے لاہور کو اپنا تبلیغی مرکز بنایا۔ لاہور ہی میں ایک مدرسہ بھی جاری کیا جہاں علوم فقہ و حدیث اور تفسیر کی تعلیم دی جانے لگی۔ آپ عمر بھر وعظ و خطابت اور درس و تدریس کی خدمت سرانجام دیتے رہے۔ آپ کے خلفاء میں حضرت ابو محمد نقشبندیؒ سید صوفی دہلویؒ شیخ لکھن مستؒ اور شیخ ابو القاسم نقشبندیؒ زیادہ مشہور ہیں کہ جنہوں نے تبلیغ اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کردیں۔

شیخ بدیع الدینؒ نے جہانگیر کے لشکر میں ہزارہا لوگوں کو صراط مستقیم پر لگایا۔ حضرت شیخ نور محمد پٹنیؒ، حضرت شیخ حمید بنگالیؒ، حضرت شیخ مزملؒ اور حضرت شیخ طاہر بدخشانیؒ نے اپنے اپنے علاقوں میں تبلیغ اسلام کا پرچم بلند رکھا۔

اسی طرح حضرت مجدد الف ثانیؒ کے فرزند حضرت خواجہ محمد معصومؒ اور حضرت خواجہ محمد سعیدؒ نے تبلیغ کا بیڑا اٹھایا۔ سرہند شریف میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کی غیر موجودگی میں صاحبزادگان ہی رشد و ہدایت کا کام جاری رکھے ہوئے تھے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں "جس قدر حقائق و عارف مجھ پر منکشف ہوتے ہیں میرے بیٹے انہیں اخذ کرلیتے ہیں۔"

اسی طرح حضرت ایشاںؒ کے صاحبزادگان حضرت خواجہ احمدؒ حضرت خواجہ معین الدینؒ اد حضرت بہاؤالدینؒ نے اپنی تبلیغی سرگرمیوں کا دائرہ بڑا وسیع کرلیا تھا اور ہزاروں بندگان خدا کو راہ ہدایت دکھائی۔ خواجہ معین الدینؒ نے کشمیر میں رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری رکھا اور اپنے والد

Marfat.com

ماجد کی تعمیر کردہ خانقاہ میں تمام عمر درس و تدریس میں مصروف رہے۔ آپ کے ہم عصر نقشبندی بزرگ حضرت نور محمد کلو کلاشپوریؒ اور حضرت ضیاء الدینؒ نے بھی کشمیر میں اپنی تبلیغی کاوشوں سے ہزارہا بندگان خدا کو راہ راست پر لگایا۔

حضرت عبداللہ سرہندیؒ، حضرت محمد سعید سرہندیؒ، حضرت خواجہ سیف الدین سرہندیؒ حضرت حجتہ اللہؒ، خواجہ محمد نقشبند سرہندیؒ، حضرت خواجہ محمد زبیر سرہندیؒ، حضرت خواجہ نور محمد بدایونیؒ، حضرت خواجہ اشرف مدنیؒ، حضرت نورالحق نقشبندیؒ، حضرت محمد حسنؒ، حضرت قطب الدینؒ، حضرت نظام الدینؒ، حضرت نورالدینؒ المعروف بہ آفتاب کشمیر اور حضرت خواجہ کمال الدینؒ نے پنجاب دہلی اور کشمیر کے علاقوں میں تبلیغ دین میں اپنی سعی و کاوش سے ہزارہا لوگوں کو راہ راہت پر لگایا۔

اس زمانہ کے بزرگوں نے مسلمانوں کے عقائد کی اصلاح کی طرف توجہ دی اور احکام خداوندی اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ترویج و اشاعت کو مقدم رکھا اور مسلمانوں کو عقائد باطلہ سے بچانے کی مقدور بھر کوشش کرتے رہے۔ اس دور میں حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید، حضرت حافظ سید محمد جمال اللہ رام پوریؒ، حضرت خواجہ محمد عیسیٰ گنڈا پوریؒ، حضرت شاہ غلام علی دہلویؒ، حضرت حاجی احمد سندھیؒ، حضرت شاہ حسین مکان شریفیؒ، حضرت امام علی شاہ مکان شریفیؒ، حضرت شاہ ابو سعید دہلویؒ، حضرت احمد سعید دہلویؒ، حضرت مولوی محمد شریف قندھاریؒ، حضرت مولوی احمد یار بخاری امرتسریؒ، حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری دائم الحضوریؒ، حضرت مولانا خواجہ غلام دستگیر قصوریؒ، شاہ رکن الدین انواریؒ، حضرت خواجہ محمد حسن جان سرہندی ٹنڈو سائیں، حضرت خواجہ غلام مرتضیٰؒ، حضرت مولوی شیر محمد شرقپوریؒ، حضرت مفتی اعظم شاہ محمد مسعود دہلویؒ، حضرت بابا فیض محمد تیراہی، حضرت بابا نور محمد چوراہیؒ، حضرت سید میر جان کابلیؒ۔ صوبہ سندھ، صوبہ پنجاب، ریاست رام پور اور دہلی میں رشد و ہدایت میں مصروف رہے۔

سلسلہ تصوف میں دربار عالیہ چورہ شریف چنداں محتاج تعارف نہیں۔ یہ اہل دل کی بستی ہے اور اہل دل ہی جانتے ہیں کہ عرصہ ہائے دراز پہلے حضور باباجی خواجہ خواجگان فخر سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ بانی چورہ شریف خواجہ نور محمد صاحب المعروف بابا تیراہی سرکار اور آپ کے فرزند ارجمند قطب ارشاد باباجی فقیر محمد صاحب المعروف باباجی نے ایسا چراغ روشن کیا کہ جس کی نورانی شعاعوں نے مردہ دلوں کو وہ زندگی عطا کی جو رہتی دنیا تک قائم رہے گی۔ اس چراغ کی روشنی نے کہیں تو دربار عالیہ علی پور شریف کو منور کیا اور کہیں عیدگاہ شریف (راولپنڈی) کو روشن کیا اور

Marfat.com

کہیں مقبوضہ کشمیر میں دربار اتروی شریف کو چار چاند لگائے اور کہیں تپتے ہوئے پہاڑوں میں دربار تھیال شریف میں عشق و محبت کا سمندر بہایا تو کہیں ریگستانی علاقہ کو سیراب فرمایا اور دربار عالیہ باؤلی شریف بنایا اور کہیں دربار عالیہ کہیاں شریف (آزاد کشمیر) کو تصوف اور معرفت و حقیقت کی بلندیوں تک پہنچایا۔

حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہیؒ دور حاضر کی اہم شخصیت تھے۔ آپ کامل و اکمل صاحب تصرف اور زبردست جذبہ کے مالک تھے۔ تمام عمر ہدایت خلق اور تبلیغ دین اسلام میں گذاری اور اپنے علمی و روحانی فیوض و برکات سے ایک دنیا کو فیضیاب کیا۔ صوفیائے کرام جس طرح زندگی میں لوگوں کو اپنے فیض سے مستفید کرتے رہے ہیں اسی طرح ان کی رحلت کے بعد بھی ان کا فیض جاری و ساری رہتا ہے اور یہ فیض روحانی طور پر پہنچتا ہے اور پہنچتا رہے گا۔

حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہیؒ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سے تعلق کی وجہ سے تمام تر خصوصیات اور صفات کے حامل تھے۔ آپ ہمیشہ خدمت فقراء و مساکین و مسافرین میں کمربستہ رہتے اور حتی الامکان ان کی خاطر و مدارت اور امداد میں مصروف رہتے۔ شہر شہر گاؤں گاؤں دورہ فرماتے اور بندگان خدا کو احکامات اور پیغامات رسول مقبول صلی اللہ علیہ سے آگاہ فرماتے اور عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتے۔ آپ کی زندگی کا واحد نصب العین دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت تھا اور دین کی حمایت میں زندگی کے ہر شعبہ میں کفر و ضلالت کے مقابلہ میں برسرپیکار رہے۔

اس تالیف میں میں نے تین چیزیں مدنظر رکھی ہیں' ایک یہ کہ حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہیؒ کے تمام پہلوؤں پر ضروری اور دستیاب معلومات جمع کر کے سوانحی خاکہ مکمل کرنے کی کوشش کی ہے اور دوسرا یہ کہ دینی' علمی خدمات روحانی فیوض و برکات کے ان گوشوں کو زیادہ اجاگر کیا ہے جس سے شخصیت کا واضح تعارف ہو اور ان کی محنت و کاوش اور جہد و اکتساب کا اندازہ بھی ہو سکے۔ تیسرا یہ کہ باباجیؒ کے تمام شجرہ جات طریقت بھی آخر میں دے دیئے گئے ہیں۔

آخر میں جناب پیر طریقت صاحبزادہ محمد کبیر علی شاہ نقشبندی مجددی سجادہ نشین دربار چورہ شریف' جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب' امتیاز محمود صاحب' ڈاکٹر کلثوم عندلیب ہاشمی اور عامر مسعود صاحب کا شکرگزار ہوں کہ ان حضرات نے اس کتاب کی تدوین و تالیف میں میری مدد فرمائی اور قیمتی مشوروں سے مجھے نوازا اور بعض قابل قدر کتب فراہم کیں۔ اس سعی و کاوش کے باوجود اگر کوئی فروگذاشت رہ گئی ہو تو اہل علم حضرات سے معذرت خواہ ہوں۔ اگر وہ مجھے اس سے مطلع فرمائیں تو ان کا ممنون احسان ہوں گا تاکہ آئندہ کسی اشاعت میں اس کو ملحوظ رکھا جائے۔

Marfat.com

اس مختصر سے مضمون کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اے اللہ ہمیں دین برحق کی خدمت کرنے کا زیادہ سے زیادہ جذبہ عنایت فرما اور بزرگان دین کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین ثم آمین

خاک راہ دردمنداں

احمد بدر اخلاق عفی عنہ

۳۳۳ر شادباغ، لاہور

Marfat.com

حروف تحسین

کتاب "شجرہ جات طریقت" گرامی قدر میاں احمد بدر اخلاق صاحب کی تالیف ہے جس میں تیرہویں/چودہویں صدی کے عظیم نقشبندی بزرگ حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی رحمتہ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۱۵ھ) چورہ شریف، ضلع اٹک کے سوانح حیات تفصیل سے لکھے گئے ہیں۔ آپ کی عظمت کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ درج ذیل جلیل القدر بزرگان آپ کے مرید و خلیفہ تھے:

۱۔ حضرت امیر ملت حافظ سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری (سیالکوٹ متوفی ۱۳۷۰ھ/۱۹۵۱ء

۲۔ حضرت ثانی لاثانی پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری (سیالکوٹ) متوفی ۱۳۵۸ھ/۱۹۳۹ء

۳۔ حضرت بابا محمد خان عالم۔ باولی شریف (ضلع گجرات، پنجاب) متوفی ۱۳۸۸ھ

۴۔ حضرت حافظ عبدالکریم۔ عید گاہ راولپنڈی۔ متوفی ۱۳۵۵ھ/۱۹۳۶ء

حضرت بابا فقیر محمد چورہی کو چودہ خانوادوں کی اجازت و خلافت حاصل تھی۔ یہ چودہ خانوادے سلسلہ صوفیاء کی چودہ شاخیں ہیں جو چار پیروں کے سلسلے سے نکلی ہیں۔ ان چودہ خانوادوں کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ میاں احمد بدر اخلاق صاحب نے یہ کتاب بڑی کاوش اور جانفشانی سے لکھی ہے۔ اس کتاب کی ترتیب کے لئے آپ کو دور دراز کے سفر اختیار کرنے پڑے اور ان سفروں کی تکالیف کو آپ نے کمال خندہ پیشانی سے برداشت کیا اور کتاب کو خوب سے خوبتر بنانے کی از حد سعی فرمائی۔

صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اس شخص کی نسبت کیا فرماتے ہیں جس نے ایک قوم کو دوست رکھا مگر ان کی ملاقات سے مشرف نہ ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن انسان اس کے ساتھ ہوگا جس کو وہ دوست رکھتا تھا۔ اولیائے کرام وہ مبارک ہستیاں ہیں کہ جہاں ان کا ذکر ہوتا ہے وہاں رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے۔ ان ہی کے قدموں کی برکت سے آسمان سے مینہ برستا ہے اور زمین سے نباتات اگتی ہے۔ مشائخ کرام کے حالات کے مطالعہ میں اور کئی فائدے ہیں۔ مطالعہ کرنے والوں کو ان بزرگوں سے نسبت حاصل ہو جاتی ہے اور جس صاحب نے کسی بزرگ کے حالات لکھے اور ان کو زیور طبع سے آراستہ کر کے لوگوں میں برائے مطالعہ مفت تقسیم کیا بے شک وہ تحریر کرنے والے صاحب قیامت کے دن اس ولی کے دامن سے وابستہ ہوں گے۔ انشاء اللہ جناب بدر صاحب کو ایک نہیں کئی ولیوں کی حقیقت (ہمراہی) کا شرف حاصل ہوگا کیونکہ

انہوں نے بیسیوں بزرگان دین کے تذکرے مرتب فرمائے ہیں۔
میں جناب احمد بدر اخلاق و دیگر معاونین و ناشرین کی عمر و صحت کی برکت کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو دین و دنیا میں سرخرو فرمائے۔ خاتمہ بالخیر فرمائے اور اپنے فضل و کرم سے نوازے۔

دعاگو و دعاجو

محمد حسن خاں میرانی نوشاہی
۹۰۲۔ ''میرانی'' منزل، محلہ کجل پورہ
شہر بہاولپور

۲۰ دسمبر ۱۹۹۳ء
مطابق ۶ رجب المرجب ۱۴۱۴ھ بروز پیر

Marfat.com

باب اول

حالات زندگی

(۱) خانوادہ' والدین' اسم و القاب' ولادت' وطن

ہماری ملی تاریخ درخشندہ ستاروں سے عبارت ہے۔ ان میں حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی" ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ آپ مقام تیزئی شریف مضافات تیراہ (افغانستان) ۱۲۱۳ھ/۹۹-۱۷۹۸ء میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت خواجہ نور محمد بن خواجہ فیض اللہ تیراہی کے فرزند دوم تھے۔ اسم شریف فقیر محمد جبکہ لقب حاجی گل باباجی تھا اور اسی نام سے مشہور ہوئے۔

آپ مادر زاد ولی تھے۔ جس روز آپ پیدا ہوئے اپنی والدہ ماجدہ کا دودھ نہ پیا تب گھر والوں کو فکر ہوئی۔ آپ کے جد امجد حضرت خواجہ فیض اللہ تیراہی" اس وقت بقید حیات تھے' یہ معاملہ سن کر تشریف لے آئے۔ فرمایا کہ یہ تو ابھی سے اپنا حصہ طلب کرتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی زبان مبارک نومولود کے منہ میں ڈال دی' جسے وہ دیر تک چوستے رہے اور اس کے بعد والدہ کا دودھ پینا شروع کر دیا۔ اس طرح سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی مبارک و عظیم نسبت روز اول سے آپ کو عنایت فرما دی گئی۔ جد امجد نے ارشاد فرمایا "یہ لڑکا بڑا نیک بخت ہو گا اور اس کے وجود سے خلق خدا کو بہت فیض پہنچے گا۔" آپ کا چہرہ مبارک اس روز انوار الٰہی سے مثل ماہتاب کے چمک رہا تھا۔

حضرت خواجہ نور محمد" تقریباً اسی (۸۰) سال تیزئی شریف میں رہے اور اپنے فیض و کرم' رشد و ہدایت' خلق و محبت کے ایسے چشمے جاری فرمائے جن سے ہزاروں تشنہ کام فیضیاب ہوئے۔ جب آپ کا شہرہ عام ہوا تو بعض لوگ حسد کرنے لگے جنہیں آپ خندہ پیشانی اور صبر و استقامت سے برداشت کرتے رہے۔ علاقہ تیراہ کے ایک گاؤں "چیری" میں ایک برائے نام حاسد مولوی ولی خاں رہتا تھا جو آپ کا سخت مخالف تھا اور جگہ جگہ لوگوں کو ورغلاتا تھا کہ باباجیو" صاحب کی خدمت میں کوئی نہ جائے کیونکہ ان کا طریقہ اچھا نہیں۔ اس کی خرافات سن کر ناواقف افغان لوگ مشتعل ہو گئے۔ آپ" کے بیشتر مریدین و خلفاء کا تعلق علاقہ پنجاب اور اس کے نواح سے تھا۔ جبکہ آپ کی سکونت آزاد پٹھان قبائل کے علاقہ تیراہ شریف میں تیزئی شریف کے مقام پر تھی۔ جہاں رسل و رسائل کے انتظامات بالکل ناکافی تھے۔ آپ کے عقیدت مندوں کو جو پنجاب سے زیارت کے لئے آتے تھے' راستے میں لٹیرے لوٹ لیتے تھے۔

Marfat.com

ایک دفعہ حضرت باباجیؒ نے مولوی ولی خاں کو بلایا اور کہا "اگر میرے عقیدہ عمل اور قول و فعل میں کوئی شرعی سقم ہے تو مجھے آگاہ کرو ورنہ اس فضول مخالفت سے باز آجاؤ۔" وہ تو حسد کا مارا تھا۔ عقیدے کی خرابی کیا بیان کرتا۔ آپ کی باتوں کا الٹا اثر ہوا اور وہ پہلے سے بھی زیادہ آپ کے مریدوں کو تنگ کرنے لگا۔ چند سال تو آپ اس تکلیف کو برداشت کرتے رہے مگر بعد میں دوستوں کی تکلیف گوارہ نہ ہوئی۔ قبلہ عالم حضرت باواجیؒ تیزئی شریف سے نقل مکانی فرما کر موضع دراوڑ میں سکونت پذیر ہو گئے۔ جو کہ تیزی شریف سے تقریباً ۱۵ میل کے فاصلے پر ہے۔ آپ نے دراوڑ میں چند سال قیام فرمایا گر جب میاں احمد فقیر اور دیگر مخلص یاران طریقت نے اصرار کیا کہ آپ چورہ گاؤں تشریف لے آئیں تو ۱۲۸۲ھ میں موضع چورہ شریف نزد اٹک تشریف لے گئے اور وہاں ڈیڑھ سال قیام کے بعد وصال فرمایا۔

چورہ شریف راولپنڈی سے ۱۰۸ کلو میٹر کوہاٹ سے ۷۰ کلو میٹر اور اٹک سے ۵۰ کلو میٹر کے فاصلے پر بہتی ندی کے کنارے سنگلاخ چٹانوں پر واقع ہے۔ چورہ شریف نام پڑنے کی وجہ تسمیہ تو معلوم نہیں ہو سکی مگر بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت نور محمد تیراہیؒ کے دربار عالیہ کے مشرق کی طرف زمانہ قدیم میں ایک گاؤں آباد تھا جس کا نام معلوم نہیں ہو سکا' لیکن جب امتداد زمانہ کے باعث وہ تباہ و برباد ہو گیا تو اس کے جنوب میں موجودہ گاؤں آباد ہوا (چونکہ پہلا گاؤں "چورہ" ہو چکا تھا) لہٰذا لوگوں نے اسے "چورہ" کے نام ہی سے پکارا۔ "چورہ" گاؤں میں حضرت باواجیؒ کے مخلص مرید تھے جو آپ کے پاس تیراہ شریف میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ اس گاؤں میں حضرت باباجیؒ کا ایک مخلص مرید و خلیفہ میاں فقیر محمد بھی رہائش پذیر تھا۔ ایک رات حضرت باباجیؒ معہ مشائخ نقشبندیہ کے فقیر محمد کو چورہ گاؤں سے ایک میل کے فاصلے پر شمال کی طرف ایک ندی کے کنارے لے گئے اور حکم دیا کہ اس جگہ ایک مسجد بنائی جائے اور آبادی کے لئے بھی جگہ تجویز فرمائی۔ روضہ مبارک اور مزارات اولاد مبارک کی جگہ علیحدہ علیحدہ بتائی۔

صبح کو میاں فقیر محمد نے احباب کو جمع کیا اور ساتھ لا کر وہ جگہ پہچانی۔ احباب نے اس جگہ کو نشان زد کرنے کے لئے پتھر نصب کیا اور مسجد کی بنیاد رکھی۔ یہ بشارت حضرت خواجہ نور محمد چوراہی کے چورہ شریف تشریف لانے سے گیارہ سال قبل وقوع پذیر ہوئی اور اس وقت تک آپ کا قیام علاقہ تیراہ شریف بمقام تیزئی شریف میں تھا۔ جب حضرت باواجیؒ نے اس نشان زد جگہ پر جو برلب کسی (ندی) واقع ہے' قیام فرمایا تو وہاں مختصر سی آبادی وجود میں آ گئی۔ اس طرح گاؤں چورہ شریف کی نسبت آپ کے قیام کی وجہ سے زبان زد خاص و عام ہو گئی۔

Marfat.com

(۲) آپ کا حسب و نسب

شجرہ مبارک حضرات نقشبندیہ مجددیہ کے مرتب و مولف جناب عالم الدین ص ۲۰ پر تحریر کرتے ہیں کہ آپ فاروقی نسب سے ہیں۔ آپ کا شجرہ نسب چند واسطوں سے امام رفیع الدین سے جا ملتا ہے اور شجرہ نسب ۳۶ واسطوں سے خلیفہ دوم امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے۔

خواجہ فقیر محمد چوراہی بن خواجہ نور محمد بن خواجہ فیض اللہ بن خان محمد بن علی محمد بن شیخ سلیمان بن سلطان شیخ الاسلام بن عبد الرسول بن عبد الحئی بن شیخ محمد بن شیخ حبیب اللہ بن شیخ امام رفیع الدین بن شیخ نصیر الدین بن شیخ سلیمان بن شیخ یوسف بن شیخ اسحاق بن شیخ عبداللہ بن شیخ شعیب بن شیخ احمد بن شیخ یوسف بن شیخ شہاب الدین علی الملقب بہ فرخ شاہ کابلی بن شیخ نصیر الدین بن شیخ محمود بن شیخ سلیمان بن شیخ مسعود بن شیخ عبداللہ (الواعظ الاصغر) ابن شیخ عبداللہ (الواعظ اکبر) بن شیخ ابوالفتح بن شیخ اسحاق بن شیخ ابراہیم بن شیخ ناصر بن شیخ عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عبداللہ بن سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۳) تعلیم و تربیت، بیعت و خلافت

آپ نے مروجہ علوم اپنے والد ماجد سے پڑھے اور باطنی فیوض بھی انہی سے حاصل کئے۔ آپ بچپن ہی سے ذکر و فکر اور مراقبے میں مشغول رہتے تھے۔ آپ کو اپنے والد ماجد سے انتہائی محبت و رابطہ حاصل تھا جس کی وجہ سے آپ اٹھتے بیٹھتے، کھاتے پیتے طریقہ کلام اور اخلاق و اعمال وغیرہ میں بھی ان جیسے ہو گئے تھے۔

آپ کے والد گرامی قدر نے آپ کو بیس سال کی عمر میں خرقہ خلافت سے سرفراز فرمایا۔ آپ اپنے برادر اصغر حضرت خواجہ دین محمد چوراہیؒ (ف ۱۳۳۵ھ) کے ہمراہ پنجاب کے تبلیغی سفر پر روانہ ہوئے تاکہ خلق خدا کو راہ ہدایت دکھائیں۔ جب آپ باولی شریف ضلع جہلم پہنچے تو خلیفہ خان عالم صاحب کے فرزند غلام محی الدین صاحب اور بہت سے دوسرے لوگ آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے۔ اس کے بعد آپ سیالکوٹ تشریف لے آئے۔ وہاں بھی صدہا لوگوں نے آپ سے بیعت کی۔ آپ دو ماہ تک سفر میں رہے اس کے بعد گھر واپس تشریف لے گئے۔ پہلے سفر میں ہی آپ کے مریدوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچ گئی تھی۔

حضرت خواجہ نور محمد چوراہی ؒ کے انتقال کے وقت حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہیؒ موجود تھے، آپ کا سر مبارک ان کے زانوں پر تھا اور انہوں نے بدست خود تجہیز و تکفین کی اور مبارک ہاتھوں

Marfat.com

سے آپ کو لحد شریف میں دراز کیا اور جو کچھ فیض باطنی اور خزانہ مخفی تھا اس وقت ان کو عطا کیا۔
والد ماجد کی رحلت کے بعد آپ سجادہ نشین ہوئے۔ آپ کو چورہ خانوادہ فقر کی اجازت و خلافت حاصل تھی۔ لیکن زیادہ تر سلسلہ نقشبندیہ اور سلسلہ قادریہ کی اشاعت فرمائی اکثر طالبوں کو ایک ہی نگاہ میں صاحب ارشاد بنا دیتے۔

Marfat.com

باب دوم

اخلاق وعادات

دنیا میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار مخلوق میں سے خاص آدمی ہی ایسے برگزیدہ ہوتے ہیں جن کو قدرت خود ہی کسی مخصوص کام کے لئے منتخب کرلیتی ہے۔ اس امر کا ثبوت ان بزرگوں کے کارنامے ہیں جو تاریخ کے صفحات میں ہمیشہ یادگار رہیں گے۔ ان کے ہر عمل سے ان کی آئندہ زندگی کا پتہ چلتا ہے۔ یہی لوگ دراصل اللہ تبارک وتعالیٰ کے "ولی" ہیں۔ حضرت فقیر محمدؒ اپنے زمانے کے عالم، متجرو فقیہہ کامل تھے۔ درس و تدریس میں اپنی نظیر آپ تھے۔ علوم عقلی و نقلی پر پورا عبور حاصل تھا۔ بڑے حقدین تھے۔ کئی سال تک تشنگان علم و ہدایت کو سیراب کرتے رہے۔ آپ کا حلقہ بڑا وسیع تھا۔ طالبان علوم دینیہ دور دور سے آکر آپ سے اخذ فیض کرتے تھے۔ آپ کی طبیعت جمالی تھی اور سال ہا سال تک آپ کسی پر غصہ نہ ہوتے تھے۔ ہروقت خوش و خرم نظر آتے۔ بھلا کسی دوست کے متعلق بھی شکایت سننا گوارہ نہ کرتے تھے۔ آپ تحمل و بردباری میں اپنی مثال آپ تھے۔ کسی سے کوئی غلطی یا خطا ہو جاتی تو فوراً معاف فرمادیتے۔ آپ سکون و خاموشی کو بہت پسند کرتے تھے۔ آپ کی مجلس میں بڑے بڑے علماء و امراء حاضر رہتے تھے۔ مگر آپ کی ذی وقار اور بارعب شخصیت کے سامنے کسی کو لب کشائی کی جرات نہ ہوتی۔ جو بیٹھ جاتا اس کا اٹھنے کو جی نہ چاہتا۔ آپ ہمیشہ صاف ستھرے رہتے اور پاکیزہ اشیاء کو پسند فرمایا۔ سفر میں خلفاء و درویش ہمراہ رہتے۔ محفل آرائی و زیبائش سے متنفر ہوتے۔ اگر ایک دفعہ کسی کی دعوت قبول کرلی تو پھر کسی دوسرے کی دعوت کو کبھی ترجیح نہ دی۔ خمیری روٹی اور کھچڑی بہت مرغوب تھی۔ کسی خاص چیز کے عادی نہ تھے، جو کچھ موقع پر حاضر ہوتا بارضا و رغبت کھالیتے۔ آخری وقت میں راولپنڈی کے احباب کے اصرار پر چائے پینا شروع کی۔ آپ اپنے مریدوں کو لفظ مرید سے نہ پکارتے بلکہ لفظ "یار" یا "دوست" استعمال کیا کرتے تھے۔ اپنے خلفاء کی بہت عزت اور حوصلہ افزائی فرماتے تھے تاکہ ان کے معتقدین میں ان کا رتبہ بڑھے اور جس خلیفہ صاحب کے علاقے میں تشریف لے جاتے وہاں اس کے مشورے سے ہر کام کرتے۔ بیعت کرنے کے بعد اپنے دوستوں کو باطن درست کرنے کی تلقین فرماتے تھے۔ فرمایا کرتے کہ خدا کو دنیاوی خواہشات اور نفسانی لذت کے لئے نہ یاد کیا کرو۔ بلکہ خدا کی یاد خالص خدا ہی کے لئے ہونی چاہئے۔ آپ حتی الامکان کسی کا احسان نہ اٹھاتے۔ اگر کوئی احسان کرتا تو ہمیشہ اسے یاد رکھتے۔ حتیٰ کہ اس کا دس گنا بدلہ عنایت

Marfat.com

فرماتے۔ آپ شہروں میں کم از کم تین روز اور زیادہ سے زیادہ پندرہ دن قیام فرماتے تھے اور جیسی جگہ ہوتی ویسے ہی مقیم ہوتے۔ آپ کے ساتھ ہمیشہ چند خلفاء اور درویش سفر میں رہتے۔ آپ زاہد خشک یا محض ظاہر پرست نہ تھے بلکہ لوگوں کے درستی باطن کا خیال زیادہ رکھتے اور کبھی بھی اتباع سنتؐ سے قدم باہر نہ رکھتے۔ اکثر شب بیدار رہتے۔ جب لیٹتے تو سر سے پاؤں تک سیاہ لنگی اوڑھ لیا کرتے۔

اگر کوئی باتونی شخص آتا تو آپ فرماتے کہ مجھے باتیں نہیں آتیں۔ آپ کبھی کبھی خاص احباب سے معانقہ فرماتے ورنہ اکثر مصافحہ پر ہی اکتفا فرماتے۔ آپ طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں ہی لوگوں کو مرید کرتے تھے۔ بیعت کرتے وقت آپ مختلف مواقع پر درج ذیل اشعار پڑھا کرتے تھے۔

یارسول اللہ انظر حالنا ۔۔۔ یا حبیب اللہ اسمع قالنا

اننی فی بحرھم مغرق ۔۔۔ خذیدی سھل النا اشکالنا

ہردم خدارا یاد کن دلہائے غمگین شاد کن ۔۔۔ بلبل صفت فریاد کن مشغول شو در ذکر ہو

غافلی کفر است پنہاں در وجود آدمی ۔۔۔ ایں چنین کافر شدن را حاجت زنار نیست

(ترجمہ) (۱) اے اللہ کے رسولؐ میرے حال پر نظر فرمایئے۔ اے اللہ کے حبیب میری عرض سنئے، میں غموں کے سمندر میں غوطہ زن ہوں۔ میری دستگیری فرمایئے اور مشکل آسان کر دیجئے۔

(۲) ہر وقت خدا کو یاد کر، افسردہ دلوں کو خوش کر، بلبل کی طرح فریاد کر اور اللہ کے ذکر میں مشغول رہ۔ غفلت کفر ہے۔ جو آدمی کے وجود میں چھپا ہوا ہے۔ اس طرح کافر ہونے کے لئے زنار کی ضرورت نہیں ہے۔

حضرت فقیر محمد چوراہیؒ پیر طریقت واقف اسرار حقیقت جامع علوم ظاہر و باطن کامل وقت اور صاحب کرامات بزرگ تھے۔ فضیلت اور زہد و تقویٰ کے باعث آپ کو بڑی عزت حاصل تھی۔ اپنے معاصرین علماء و صوفیاء سے مخلصانہ و دوستانہ مراسم رکھتے تھے۔ تمام عمر درس و تدریس اور رشد و ہدایت میں گزری۔

Marfat.com

باب سوم

خوارق و کرامات

حضرت فقیر محمد چوراہیؒ ورع و تقویٰ کا سچا نمونہ تھے۔ عوام سے جب ملتے تو بڑی انکساری سے ملتے۔ علماء و مشائخ کی عزت و تکریم کرتے۔ آپ عموماً سادہ نیلگوں لباس پہنتے۔ کبھی کبھار نیلگوں لنگی یا چادر بھی اوڑھ لیتے تھے۔ پوٹھوہاری جوتا استعمال فرماتے۔ ہمیشہ اپنے دست مبارک میں عصا رکھتے۔ یہ تھے وہ ملبوسات جن میں سنی اعتقاد کے مرد مجاہد نے اپنی ساری زندگی بسر کی اور سادہ سیرت اور پختہ اعتقاد سے عوام کے دلوں میں گہرے نقوش قائم کئے۔ آپ کی کرامات شمار سے باہر ہیں۔ آپ کے عقیدت مند آپ پر جان چھڑکتے تھے۔ ولی کی سب سے بڑی کرامت اس کا اتباع کتاب و سنت ہے۔ کتاب و سنت کی صحیح پیروی اور پر خلوص کاربندی ہی دین اسلام ہے جس کی اساس شریعت ہے اور اس کا سرچشمہ قرآن و حدیث ہے۔ اسی کا آپ درس دیتے اور عمل کرنے کی تلقین فرماتے۔ بخوف طوالت صرف آپ کی چند کرامات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) آپ سادات کے گاؤں میں تشریف لے گئے جس میں ایک دو گھرانوں کے سوا سب لوگ شیعہ تھے۔ آپ کی تشریف آوری سے خدا نے سب کو ایسی ہدایت دی کہ وہ سب لوگ سنی العقیدہ ہو گئے اور عاشق صادق بن گئے۔ آپ کی برکت سے وہ ایسے صوفی بن گئے جو کہ نماز روزہ کے علاوہ صاحب ذکر اور تہجد گذار ہو گئے۔

(۲) آپ جب بھی راولپنڈی تشریف لے جاتے تو محلہ ملیار مسجد میاں وارث میں قیام فرماتے تھے۔ ایک دن اتفاقاً مسجد کو آگ لگ گئی۔ مسجد کا دروازہ بند تھا' مسجد کا سارا فرش جل گیا مگر وہ جگہ جہاں آپ تشریف فرما ہوتے تھے محفوظ رہی۔

(۳) ایک دفعہ آپ امرتسر میں مسجد خیر دین میں تشریف فرما تھے کہ ایک بیوہ حاضر خدمت ہوئی اور عرض کیا "میرا لڑکا علی محمد بی اے میں پڑھتا تھا کہ اس کا والد فوت ہو گیا۔ میں نے گھر کا ساز و سامان فروخت کر کے مصائب و آلام برداشت کر کے اسے امتحان دلوایا مگر بدقسمتی سے وہ فیل ہو گیا۔ اب میرے لئے کوئی چارہ کار نہیں ہے۔" یہ کہہ کر وہ زار و قطار رونے لگی۔ آپ نے اسے تسلی دیتے ہوئے فرمایا "جا وہ پاس ہے۔" جب وہ عورت گھر واپس آئی تو اسے ایک تار ملا کہ علی محمد پاس

Marfat.com

ہے اور اس کی بجائے ایک سکھ لڑکا فیل ہوا ہے۔ پہلے اطلاع غلط دی گئی تھی۔ یہ دیکھ کر وہ عورت خوشی سے پھولی نہ سمائی اور سب کو بتاتی تھی کہ میرا لڑکا حضرت خواجہ فقیر محمدؒ کی دعا و برکت سے پاس ہوا ہے۔ وہ لڑکا وہیں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت سے مشرف ہوا اور کافی مدت تک راولپنڈی میں سینئر جج کے عہدے پر فائز رہا اور سیشن جج کے عہدے سے ریٹائر ہوا۔

(۴) ایک دفعہ آپ علاقہ گھیپ موضع بن کی ایک مسجد میں تشریف فرما تھے وہاں لوگوں کی بہت بھیڑ تھی جو اطراف و اکناف سے زیارت کو آئے ہوئے تھے' بڑی پرلطف مجلس ہو رہی تھی کہ آپ اچانک اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ سب دوست فورا باہر نکل جاؤ۔ لوگ حیران ہو گئے اور حسب الارشاد باہر نکل آئے۔ جب تک سارا سامان اور دوست باہر نہ چلے گئے آپ مسجد کے اندر ہی ٹھہرے رہے۔ جونہی آپ نے باہر قدم رکھا مسجد کی چھت فورا گر پڑی۔

(۵) حضرت بابا جی صاحب موضع نارنگ ضلع سیالکوٹ کی مسجد میں قیام پذیر تھے۔ وہاں بڑ کا ایک بہت بڑا درخت تھا۔ نماز مغرب کے بعد وہ ہلنے لگا آپ نے لوگوں سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے عرض کیا کہ یہ ہر روز اس وقت اسی طرح ہلتا ہے اور اس وجہ سے بہت سے لوگ یہاں نماز پڑھنے نہیں آتے۔ آپ اسی وقت مراقب ہو گئے اور تھوڑی دیر کے بعد سر اٹھا کر فرمایا "وت نہ ہلسی" لوگوں نے عرض کیا "حضور اس میں کیا راز ہے؟" فرمایا "اس درخت کے دامن میں ایک جن کا ڈیرہ تھا۔ وہ شام کو جانوروں کو اڑانے کے لئے درخت کو ہلایا کرتا تھا۔ اب میں نے اس سے کہہ دیا ہے کہ اس حرکت سے باز آ جاؤ اور جانوروں اور نمازیوں کو پریشان نہ کرو۔ وہ چلا گیا ہے۔ اس لئے آئندہ یہ درخت نہ ہلے گا۔" چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(۶) ایک دفعہ حسن دین نامی ایک صوبیدار نے عرض کیا کہ میری عمر حد شباب سے تجاوز کر گئی ہے اور اب تک میرے گھر میں اولاد نہیں ہوئی۔ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس آخری وقت میں ہی اولاد نرینہ عطا فرما دے۔ آپ نے ایک تعویذ عنایت فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ ہمارا مالک و خالق تم کو لڑکا عطا کرے گا' اس کا نام عبداللطیف رکھنا۔ چنانچہ دوسرے سال جب آپ دوبارہ تشریف لائے تو اس صوبیدار نے بچے کو آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ حضور یہی وہ

Marfat.com

بچہ ہے جو آپ کی دعا سے خدا تعالیٰ نے عنایت فرمایا ہے۔

(۷) ایک درویش نے عرض کی کہ مجھے کشف قبور کا بہت شوق ہے۔ آپؒ نے فرمایا "اچھا" قبرستان میں جا کر تین مرتبہ سورۃ الملک پڑھ کر مراقبہ کریں۔ درویش نے کہا یہ تو میں پہلے بھی پڑھا کرتا ہوں۔ فرمایا "پہلے تم اپنی مرضی سے پڑھتے تھے اب میری اجازت سے پڑھو۔" اس روز وہ حسب الارشاد قبرستان میں سورۃ الملک پڑھ کر مراقبہ میں گیا تو ایسا کشف حاصل ہوا کہ اپنے وقت میں نظیر نہ رکھتا تھا۔ آپ کے کمالات کا یہ عالم تھا کہ لوگ جوق در جوق آتے جبین نیاز جھکاتے اور آستانہ ناز پر سایہ رحمت میں آرام پاتے۔ صوفی اور متقی آ کر آپ کے چشمہ فیض سے سیراب ہوتے اور اپنی اپنی استعداد کے مطابق اپنے اپنے ظرف پر کرتے تھے۔ کرامات اور خوارق، عادات، حسن سیرت اور صورت کے لحاظ سے بے شمار خوبیاں آپ میں جمع تھیں۔ گویا کہ آپ مظہر جمال الٰہی تھے۔

Marfat.com

باب چہارم

حلیہ مبارک اور معمولات

(۱) حلیہ مبارک

حضرت خواجہ فقیر محمدؒ کا قد مبارک دراز' چہرہ گندم گوں' بینی سرخ و دراز' ریش مبارک سفید' چشم مبارک موزوں' گیسو مبارک شانوں تک معلق رہتے' پیشانی کشادہ' انگشت مبارک نرم اور لمبی' سینہ فراخ اور باوجود ضعیف العمری کے بینائی اور سماعت میں فرق نہ تھا۔ رات کو سرمہ طاق سلائیاں لگاتے' بالوں پر حنا لگاتے' جب باہر تشریف لے جاتے تو سر پر لنگی رکھ لیتے۔ پیرانہ سالی کے باوجود رفتار کافی تیز ہوا کرتی تھی بلکہ بہت سے آدمیوں سے آگے بڑھ جاتے تھے۔

(۲) معمولات

نماز تہجد کے بعد ذکر میں مشغول رہتے۔ پھر بعد از نماز فجر طلوع آفتاب تک مراقبہ میں رہتے۔ پھر تلاوت قرآن پاک کرتے دو تین پارہ کے بعد ختم شریف پڑھتے۔ طعام قبل از دوپہر تناول فرما کر قیلولہ فرماتے۔ اکثر اوقات نماز ظہر کے وضو سے عشاء تک کی نمازیں ادا کرتے۔ ظہر کے بعد بھی تلاوت قرآن فرماتے۔ اس کے بعدد احباب کی حاجات کی طرف متوجہ ہوتے۔ حاضرین کو حسب ضرورت دعا اور تعویذ دیتے۔ نماز عصر کے بعد ختم شریف حضرت خواجہ محمد معصومؒ پڑھا کرتے تھے۔ نماز باجماعت ادا کرنے کے عادی تھے۔ بعد از نماز مغرب طعام تناول فرماتے۔ نماز عشاء اول وقت میں ادا فرماتے۔ جہاں کہیں بھی تشریف لے جاتے آپ کا قیام مسجد میں ہی ہوتا۔ تعویذ نویسی زیادہ پسند نہ تھی۔ لہٰذا اکثر دعا فرماتے اور اسی سے لوگوں کے اکثر مسائل حل ہو جاتے۔ کبھی کبھی مستی کے عالم میں یہ اشعار پڑھتے۔

ہر چہ در کائنات می بینم — ہمہ را نور ذات می بینم

من کہ در ذات او شدم فانی — کے بسوئے صفات می بینم

ارادت مندوں پر توجہ دیتے وقت یہ اشعار بھی پڑھتے۔

Marfat.com

ہر دم خدارا یاد کن دلہائے غمگیں شاد کن
بلبل صفت فریاد کن مشغول شو در ذکر ھو

غافلی کفر است در وجود آدمی
این چنین کافر شدن را حاجت زنار نیست

قصیدہ بردہ شریف کے بھی بعض اشعار پڑھا کرتے تھے۔

Marfat.com

باب پنجم

حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہیؒ کے ارشادات

ارشادات

(۱) اپنا باطن درست کرو کیونکہ بعد از مرگ اعمال باطن ہی سے نجات ل سکے گی۔ مگر ظاہری احکام شرعیہ کا لحاظ بھی بہت ضروری ہے۔ کیونکہ ظاہری درستی کے بغیر باطنی اعمال کی درستی ناممکن ہے۔

(۲) اللہ کو اللہ کے لئے چاہو۔ مقصد کے لئے یاد کرنا تو مقصد کی یاد ہے۔

(۳) اکثر یہ حدیث سنایا کرتے "اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو فرماتا ہے جو شخص میرے حکم پر راضی نہیں اور میری بلا پر صابر نہیں اور میری نعمتوں پر شاکر نہیں اور میرے عطیہ پر قانع نہیں تو وہ شخص میرے سوا کسی اور کو رب بنا لے۔"

(۴) ذکر سفر و حضر میں جاری رکھو۔ "یاروں کو آپس میں کینہ و حسد نہیں رکھنا چاہئے۔"

(۵) سفر میں ذکر کو ہر حال میں مقدم رکھو۔ اگر کسی جگہ ذکر میں کوئی قصور واقع ہو تو وہاں نہ ٹھہرو۔ کیونکہ وہاں کے لوگ فیض سے محروم رہیں گے۔

(۶) عموماً یہ حدیث بیان فرماتے "بہتر وہ شخص ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے۔"

(۷) جب تک دوست شدت سے خواہش مند نہ ہوں سیر و سفر کے لئے نہ جانا چاہئے۔

(۸) جس جگہ جاؤ تو یاروں میں حمد و شکر نہ چھوڑ جاؤ۔ یعنی یاروں کو بوجہ تکلیف یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ خدا کا شکر ہے کہ پیر صاحب چلے گئے۔

(۹) پیر کو چاہئے کہ انتظار کے بغیر ہی چلا جائے تاکہ لوگوں میں کسی طرح کی بدگمانی یا بدخیالی پیدا نہ ہو۔

(۱۰) جس کو اللہ تعالیٰ خیر و برکت دے اس سے مستفیض ہونا چاہئے۔

(۴) وفات

آپ کی وفات ۲۹ر محرم الحرام ۱۳۱۵ھ بمطابق ۳۰ر جون ۱۸۹۷ء عمر ایک سو دو سال،

Marfat.com

چورہ شریف ضلع اٹک میں ہوئی۔ مادہ تاریخ وفات "غفرلہ" (۱۳۱۵ھ) "برحمت خداوند" (۱۳۱۵ھ) "بلبل زباغ ارم" (۱۳۱۵ھ) ہے۔ آپ کا مزار شریف اپنے والد بزرگوار سے چند میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ جو زیارت گاہ اور مرجع خاص و عام ہے۔

Marfat.com

باب ششم

اولاد امجاد حضرت فقیر محمد چوراہیؒ

آپ کے پانچ فرزند ارجمند تھے۔ (۱) خواجہ گل نبیؒ (۲) خواجہ محمد نبیؒ (۳) خواجہ احمد نبیؒ (۴) خواجہ محمد سید شاہؒ (۵) قادر شاہؒ۔

(۱) حضرت خواجہ گل نبیؒ

آپ کی پیدائش تیراہ شریف بمقام تیزئی شریف ہوئی۔ تیزئی شریف ہی میں ابتدائی تعلیم حاصل کر کے کوہاٹ سے درس نظامی کی تعلیم حاصل کی۔ آپ کا مطالعہ بے حد وسیع تھا۔ فارسی کے علاوہ عربی زبان پر آپ کو عبور حاصل تھا۔ عربی روانی کے ساتھ بولتے تھے۔ تفسیر و حدیث میں بھی کامل تھے۔ علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد اپنے والد گرامی حضرت خواجہ فقیر محمدؒ سے بیعت کر کے خلافت و اجازت بیعت چہار سلسلہ سے مشرف ہوئے۔ جب حضرت خواجہ نور محمد عرف باوا جیؒ تیراہ شریف سے ہجرت کر کے چورہ شریف تشریف لے آئے تو اس کے بعد حضرت خواجہ گل نبیؒ تیزئی شریف میں تقریباً بیس سال حضرت باوا جیؒ کے قائم مقام رہے اور پھر چورہ شریف میں رہائش اختیار کر لی۔

آپ نہایت ہی متوکل' پرہیزگار' شب زندہ دار متقی و صالح تھے۔ ہر دم یاد الٰہی و ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ ساری عمر درویشی اور فقیری میں بسر کی۔ دنیا سے ہمیشہ لاتعلق رہے اور صرف ایک چھوٹی سی کوٹھڑی میں اپنی ساری زندگی گزار دی۔ آپ اتباع سنت میں حد سے زیادہ احتیاط برتتے اور سختی سے کاربند رہتے۔

حضرت خواجہ گل نبیؒ کا قیام زیادہ تر علاقہ کشمیر میں رہتا تھا۔ آپ کا انتقال ۸ار ذوالحجہ ۱۳۰۸ھ کو علاقہ چکار کشمیر میں ہوا اور وہیں آپ کو بطور امانت دفن کر دیا گیا۔ جب آپ کے والد گرامی حضرت خواجہ فقیر محمدؒ جو بقید حیات تھے کو اطلاع دی گئی تو حضرت صاحب نے فرمایا میرے لخت جگر کو یہاں چورہ شریف لا کر دفن کریں۔ چنانچہ آپ کے پوتے حضرت دوران بادشاہ نے مع احباب طریقت آپ کا جسد مبارک کشمیر سے لا کر دفن کرایا۔ چلنے سے پہلے لوگوں نے اصرار کیا کہ ہمیں تابوت کھول کر ہمارے مرشد برحق کی زیارت کرائیں تو صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ میں حضرت صاحب کی اجازت کے بغیر یہ کام نہیں کر سکتا۔ انشاء اللہ رات کو اجازت طلب کروں گا اگر اجازت مل گئی تو ضرور دیدار کراؤں گا۔

Marfat.com

بصورت دیگر مجھے مجبور سمجھا جائے۔ چنانچہ اجازت ملنے پر دوسرے دن جب تابوت کھولا گیا تو آپ عبادت میں مصروف تھے۔ کشمیر میں ہزاروں لوگوں نے آپ کا دیدار کیا۔ جب تابوت چورہ شریف لایا گیا تو حضرت خواجہ فقیر محمدؒ کو اطلاع دی گئی۔ آپ حجرہ مبارک سے باہر تشریف لائے اور فرمایا مجھے میرے بیٹے کی زیارت کراؤ۔ تابوت پھر کھولا گیا۔ حضور بدستور بیٹھے تھے۔ آپ کے والد گرامی نے آب دیدہ ہو کر فرمایا کہ میرا بیٹا قطب الاقطاب ہے۔
جس جگہ خواجہ گل نبی کا مزار اقدس ہے وہ چورہ کے ایک زمیندار کی ملکیت تھی۔ اس نے فرط عقیدت و محبت سے زمین حضرت خواجہ فقیر محمدؒ کو ہبہ کر دی۔ قرب و جوار کے ہزاروں لوگوں نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ آپ کے پانچ صاحبزادگان تھے۔ (۱) حضرت دوران شاہ (۲) حضرت بادشاہ المعروف پیر مستوار (۳) حضرت نادر بادشاہ المعروف بانکے پیر (۴) حضرت نور شاہ (۵) حضرت نور بادشاہ۔

حضرت خواجہ احمد نبیؒ

حضرت خواجہ احمد نبیؒ کی ولادت تیراہ شریف میں غالباً ۱۹۸۰ھ یا ۱۲۸۲ھ میں ہوئی۔ آپ خواجہ فقیر محمدؒ کے فرزند سوم تھے۔ آپ نے تمام تر روحانی تربیت والد ماجد قدس سرہ سے حاصل کی اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں اجازت و خلافت سے مشرف ہو کر والد ماجد کے جانشین بنے۔
تمام زندگی قریہ قریہ تشریف لے جا کر شریعت مقدسہ کی تلقین و تبلیغ فرمائی۔ آپ کے مریدین کا حلقہ کابل، جموں، بلوچستان، سندھ، امرتسر، بمبئی، دہلی اور اجمیر شریف تک پھیلا ہوا تھا۔ صبح و شام مہمانوں کے لئے دسترخوان کھلا رہتا۔ اگر اتفاقاً کوئی دوست کسی مہمان کو ناپسندیدگی سے دیکھتا تو آپ سختی سے منع فرماتے اور فرمایا کرتے تھے:

"اللہ تعالیٰ کے حضور میں ملکی، علاقائی اور لسانی کوئی فرق نہیں ہے، وہاں تو اعمال کا فرق ہے، سب مسلمان ایک تسبیح کے دانے ہیں۔"

آپ ہر سال ایک گھوڑی پال کر حضرت مجدد الف ثانیؒ کے دربار سرہند شریف نذرانہ پیش کرتے۔ اگر کوئی دوست دربار مجددؒ کا واسطہ دے کر کچھ عرض کرتا تو آپ موم کی طرح نرم ہو جاتے۔ ایک دفعہ ایک میراثی نے دربار سرہند شریف کا صدقہ جوڑا اور گھوڑا مانگا۔ دوستوں کو غصہ آ گیا لیکن آپ نے فرمایا "لے بھئی یہ جوڑا اور گھوڑا" اور کہا "یہ تو جوڑا اور گھوڑا ہے۔ اگر دربار سرہند کے بدلے جان بھی مانگے تو وہ بھی حاضر ہے۔" دوست

Marfat.com

حیران تھے کہ ابھی وہ گھوڑا لے کر گیا ہی تھا کہ ایک دوست آزاد کشمیر سے حاضر خدمت ہوا جس کے ہمراہ اعلیٰ قسم کا گھوڑا تھا۔ اس نے وہ بطور نذرانہ پیش کیا۔ آپ نے مسکرا کر دوستوں سے فرمایا "سودا ٹھیک ہے۔ میرا سودا میراثی سے نہیں شہنشاہ سرہند سے تھا۔"

احباب کو ہمیشہ تلقین فرماتے کہ بچوں کو دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ قرآن پاک کی تعلیم بھی دلوائیں۔ خود صبح اٹھیں تاکہ بچے بھی صبح اٹھنے کے عادی بنیں۔ بعض عقیدت مندوں کے اصرار پر چورہ شریف سے منتقل ہو کر لاہور میں ایک نیازمند بابا وسن کے کنویں پر تشریف لے آئے وہاں ایک حجرہ میں عبادت میں مصروف رہتے۔ بعد میں یہ جگہ وسن پورہ کے نام سے مشہور ہوئی اور اس چوک کا نام پیراں والا چوک مشہور ہو گیا۔ آپ عبادت الٰہی' ریاضت' ذکر و فکر اور زہد و تقویٰ میں اپنی مثال آپ تھے۔ اٹھارہ سال تک آپ وہیں رہے اور اسی جگہ آپ کا وصال ۵ر سوال ۱۳۴۵ھ بروز جمعتہ المبارک ہوا۔ نماز جنازہ حضرت استاد المحدثین سید دیدار علی شاہ قدس سرہ نے پڑھائی۔ حضرت خواجہ احمد نبیؒ کا مزار شریف چورہ شریف میں ہے جہاں آپ کا سالانہ عرس بڑے اہتمام سے منایا جاتا ہے۔ آپ کے ۴ صاحبزادے تھے: (۱) جناب حیدر شاہؒ (۲) جناب سرور شاہؒ (۳) جناب محبوب شاہ (۴) جناب روشن دینؒ

(۴) حضرت خواجہ محمد سید شاہؒ

آپ کی ولادت باسعادت علاقہ تیراہ شریف بمقام تیزئی شریف میں ہوئی۔ قرآن مجید حاجی سرخرو صاحب سے پڑھا۔ جن کا مزار خواجہ نور محمدؒ کے مزار اقدس کے مشرق میں ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میرے قرآن پاک کے استاد بہت بڑے بزرگ اور پارسا تھے۔ آپ بابا صاحب کے روضہ اقدس میں حاضری دینے کے بعد اپنے استاد کی قبر مبارک پر فاتحہ خوانی فرماتے۔ کتب فقہ مولوی غزنی صاحب کوٹ نجی اور مولوی اسداللہ صاحب ساکن سگری سے پڑھیں۔ آپ نہایت آسان طریقے سے پیچیدہ مسائل کو اس طرح ذہن نشین کراتے تھے کہ سامعین نہایت آسانی سے سمجھ لیتے۔ ایک دفعہ حضور علی پور شریف میں عرس کے موقع پر اوقات نماز کے متعلق ایک مسئلہ بتا رہے تھے' آپ نے اس طرح تشریح فرمائی کہ عالم و فاضل بھی عش عش کر اٹھے اور سب کو اوقات ذہن نشین ہو گئے۔ حقیقی مسائل میں عملی طور پر مبتدی معلوم ہوتے تھے۔

آپ بالعموم نماز عشاء کے بعد بیعت فرمایا کرتے تھے۔ بایاں دست مبارک بیعت کرنے

Marfat.com

والے کے ہاتھوں کے نیچے اور دایاں دست مبارک اوپر رکھتے تھے۔ اگر آدمی زیادہ ہوتے تو سب کے ہاتھوں میں اپنا دوپٹہ پکڑا دیتے اور دونوں سرے اپنے دست مبارک سے پکڑ لیتے اور توبہ کرواتے ذکر قلبی کی تلقین فرماتے پھر مراقبہ فرماتے بعدازاں دعائے خیر فرماتے۔

آپ ہر وقت باوضو رہتے تھے۔ نماز تہجد ادا کر کے مراقبہ میں رہتے۔ پھر نماز فجر میں آپ پیش امام ہوتے تھے۔ ازاں بعد سورج نکلنے تک مراقبہ میں رہتے۔ پھر نماز اشراق ادا کر کے تلاوت قرآن مجید فرماتے۔ اس کے بعد حاجت مند پیش ہوتے۔ ہر ایک سے بے حد نوازش فرماتے اور سب کی استدعا قبول فرماتے۔ موسم گرما میں دوپہر کا کھانا کھا کر قیلولہ فرماتے۔ پھر وضو فرما کر نماز ظہر ادا فرماتے۔ نماز ظہر کے بعد تلاوت قرآن پاک فرماتے۔ نماز عصر ادا کرنے کے بعد سورج غروب ہونے تک مراقبہ میں رہتے۔ نماز غرب ادا کر کے صلوٰۃ اوابین ادا فرماتے۔ نماز عشاء کے لئے تازہ وضو فرماتے۔ دو مرتبہ زیارت حرمین شریف سے سرفراز ہوئے۔ آپ کا صرف ایک صاحبزادہ تھا جن کا نام حضرت محمد شفیع تھا۔

آپ کی تاریخ وصال ذیقعد ۱۳۵۷ھ بروز ہفتہ قبل از شام بمطابق یکم جنوری ۱۹۳۹ء ہے۔

(۵) حضرت قادر شاہؒ

آپ کی ولادت باسعادت علاقہ تیراہ بمقام تیزی شریف میں ہوئی۔ آپ نے قرآن پاک حاجی سرخرو صاحب سے پڑھا کتب فقہ آپ نے مولوی غزنی صاحب کوٹ نجمی اور اس کے بعد مولوی اسراراللہ صاحب ساکن سگری سے پڑھیں۔

بچپن ہی سے حضرت باباجیؒ کی آپ پر خاص نظر تھی۔ آپ سے بیعت ہو کر آپ کو اپنی زندگی میں ہی خلافت و اجازت بیعت سے سرفراز فرمایا۔ آپ کو علاقہ پوٹھوہار سے خاص محبت تھی۔ آپ اس علاقہ میں کافی دیر ٹھہرے اور سلسلہ تبلیغ میں لوگوں کو راہ ہدایت پر چلنے کی تلقین کرتے رہے۔

آپ اپنے جملہ اعمال اور اقوال میں نبی کریمؐ کی سنت مبارک کے تابع تھے۔ آپ نے سنت رسولؐ کے مطابق فقیری زندگی گذاری۔ اپنا ہو یا غیر سب کے ساتھ خوش خلقی اور خندہ پیشانی سے پیش آتے رہے۔ داڑھی منڈھوں کو باریش ہونے کی نصیحت فرماتے۔ کسی نے مونچھیں خلاف سنت رکھی ہوئی ہوتیں تو ٹوکتے۔ حقہ نوشی سے بھی منع فرماتے تھے۔

ایک دفعہ آپ حضرت جماعت علی شاہ ثانیؒ کے عرس مبارک پر علی پور شریف گئے،

آپ نماز تہجد ادا کرنے اور وظائف پڑھنے کے بعد مراقبہ میں تھے کہ کسی نے آپ کا بیگ اٹھا لیا۔ جب کمرہ سے باہر نکلنے لگا تو چور کو راستہ نہ ملا اور کچھ بھی نظر نہ آیا۔ آپ نے اللہ کی ضرب لگائی تو چور بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ جب ہوش آیا تو چور نے بیگ واپس کیا' توبہ کی اور سلسلہ میں داخل ہو گیا اور برے کام سے توبہ کر لی۔

آپ آخری دنوں میں گلباز چلے گئے اور وہیں بیمار ہو گئے۔ نماز تہجد اور وظائف مکمل کرنے کے بعد مراقبہ میں رہے۔ صبح کے وقت صوفی محمد یعقوب موہڑا شیراں والا سے پوچھا کہ "صبح ہو گئی؟" اس نے عرض کی حضور نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ آپ نے نماز ادا کی مگر دوسرے سجدے میں اللہ اللہ کرتے ہوئے ۲۷ر صفر ۱۳۷۲ھ کو اس دنیائے فانی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے الوداع کہہ کر مالک حقیقی سے جا ملے۔ آپ کے چار صاحبزادگان (۱) حضرت محمد رحیم شاہ صاحب (۲) حضرت لطیف شاہ (۳) حضرت الحاج محمد صدیق شاہ (۴) حضرت محمد امین شاہ صاحب اور دو صاحبزادیاں متولد ہوئیں۔

باب ہفتم

خلفاء حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہیؒ

یوں تو آپ کے خلفاء بہت سے ہیں لیکن ہم چند ایک مشہور خلفائے کرام کا ذکر کرتے ہیں جو کہ بعد از تربیت و تکمیل مختلف علاقوں میں ہدایت خلق اور تبلیغ اسلام کے لئے مامور ہوئے۔ ان خلفاء کے علاوہ آپ کے مریدوں کی تعداد حدو حساب سے باہر ہے۔

(۱) حضرت امیر ملت سید جماعت علی شاہؒ صاحب محدث' علی پور شریف

(۲) حضرت سید جماعت علی شاہؒ صاحب ثانی لاثانی۔ علی پور شریف

(۳) جناب حافظ عبدالکریم صاحبؒ۔ عیدگاہ شریف' راولپنڈی

(۴) جناب مولوی غلام محمد صاحب۔ امام شاہی مسجد' لاہور

(۵) مولوی مست علی میتراں والی۔ (ضلع سیالکوٹ)

(۶) حضرت محمد خان عالم صاحبؒ۔ باؤلی شریف

(۷) مولوی غلام نبی صاحب قریشی۔ چک قریشیؒ۔ (ضلع سیالکوٹ)

(۸) حضرت خواجہ غلام محی الدینؒ۔ باؤلی شریف

(۹) مولوی محمد حسن صاحبؒ۔ گجرات

(۱) حضرت امیر ملت سید جماعت علی شاہ صاحبؒ محدث علی پور شریف

آپ کی ولادت باسعادت ۱۸۴۰ء و بروایت دیگر ۱۸۳۰ء اور ۱۸۴۰ء کے درمیان میں علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ میں ہوئی۔ والد گرامی کا اسم مبارک سید کریم شاہ صاحب تھا۔ آپ کا شجرۂ نسب طرفین سے سید الشہداء حضرت امام حسینؓ تک پہنچتا ہے۔ ابتدائی تعلیم علی پور سیداں میں مولوی' حافظ' قاری شہاب الدین اور مولوی عبدالرشید سے حاصل کرنے کے بعد مولانا قاری عبدالوہاب امرتسری' مولانا غلام قادر بھیروی' مفتی محمد عبداللہ ٹونکی' مولانا محمد مظہر سہارنپوری' مولانا فیض الحسن سہارنپوری' مولوی محمد علی ناظم ندوۃ العلماء' مولانا احمد حسن کانپوری' مولانا میر محمد عبداللہ' مولانا عبدالقادر لاہوری' مولانا ارشاد حسین رامپوری' مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی' مولانا عبدالحق اللہ آبادی مہاجر مکی' مولانا عبدالعلی محدث پانی پتی اور علامہ محمد عمر ضیاء الدین شیخ الحدیث اسنبول ترکی (رحمہم اللہ تعالیٰ) سے کتاب علم حاصل کیا۔ عرب و عجم کے علماء سے اسناد حدیث حاصل کیں۔ آپ کے والد نے آپ کو سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت فرمایا۔ اس کے

Marfat.com

بعد آپ بابا فقیر محمد چوراہی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلسلہ نقشبندیہ میں داخل ہوئے۔ آپ کی تواضع اور وفا سے متاثر ہو کر باباجیؒ نے تھوڑے ہی عرصہ میں باطنی منازل طے کروا دیں اور خرقہ خلافت عطا کیا۔ کسی نے حضرت فقیر محمد چوراہیؒ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کی نظر عنایت حافظ جماعت علی پر زیادہ تھی۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا حافظ کے پاس چراغ بھی تھا' تیل بھی تھا' بتی اور دیا سلائی بھی تھی میں نے صرف سلگانے کی محنت کی ہے اور خدا نے چراغ روشن کر دیا ہے۔ آپ نے لاکھوں گم گشتگان راہ کو صراط مستقیم پر گامزن کیا۔ آپ ہر سال رمضان المبارک میں اپنے والد کی تراویح میں قرآن پاک سناتے۔ پھر دوسرے شہروں میں تراویح میں قرآن شریف ختم کرتے۔ اکثر مقامات پر شبینہ سناتے سناتے دہلی تک پہنچ جاتے اور مسجد فتح پوری میں شبینہ سناتے۔ آپ نے بے شمار مرتبہ دو رکعتوں میں سارا قرآن مجید ختم کیا۔

آپ نے تبلیغ اسلام کے سلسلے میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔ اسلام کا پیغام متحدہ ہندوستان (متحدہ پاک و ہند) کے کونے کونے تک پہنچایا۔ عیسائی مشنریوں اور آریہ سماج کی ریشہ دوانیاں ناکام بنائیں۔ ہزارہا عیسائیوں اور ہندوؤں کو مشرف بہ اسلام کیا۔ آپ نے بے شمار حج کئے۔ کم و بیش پچاس مرتبہ دربار رسالت میں حاضری دی۔ سینکڑوں مسجدیں بنوائیں۔ مدرسے بنوائے۔ حجاز ریلوے کی تعمیر' علی گڑھ یونیورسٹی اور دیگر اداروں کو لاکھوں کے حساب سے چندہ دیا۔ سیاسی اور مذہبی تحریکوں مثلاً تحریک خلافت' فتنہ ارتداد' شدھی تحریک' تحریک گنج شہید' سارورا ایکٹ تحریک' مجلس اتحاد ملت و تحریک پاکستان میں زبردست حصہ لیا۔ شہید گنج کی تحریک میں آپ کو "امیر ملت" منتخب کیا گیا۔

علامہ اقبالؒ آپ کی بہت تعظیم کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسہ کی صدارت کر رہے تھے کہ علامہ اقبال آ کر قدموں میں بیٹھ گئے اور کہا کہ بزرگوں کے قدموں میں بیٹھنا سعادت ہے۔ آپ نے فرمایا جس کے قدموں میں اقبال ہو اسے اور کیا چاہئے۔ ایک موقع پر پیر صاحب نے ازراہ عنایت فرمایا "ڈاکٹر صاحب آپ کا یہ شعر ہمیں بھی یاد ہے۔

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زور بازو کا
نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں"

اس پر علامہ اقبال نے کہا۔ "میری نجات کے لئے یہی کافی ہے کہ آپ کو میرا شعر یاد ہے۔" ۱۹۰۴ء میں انجمن خدام الصوفیہ کی بنیاد لاہور میں رکھی۔ اس انجمن نے دینی اور ملی کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ کئی رسائل آپ کی سرپرستی میں شائع ہوتے رہے۔ ماہنامہ انوار الصوفیہ لاہور اور ماہنامہ المعات الصوفیہ سیالکوٹ پر آپ کی خاص نظر و عنایت تھی۔ اس دور میں یہ رسائل بڑے وقیع

Marfat.com

مضامین پر مشتمل ہوتے تھے۔ آپ کی سخاوت اور دریا دلی کا ایک عالم میں چرچا تھا۔ کوئی سائل آپ کے دربار سے خالی نہ جاتا تھا۔ خاص طور پر آپ عربوں کی بہت تعظیم و تکریم کرتے۔ چنانچہ عرب آپ کو ابوالعرب کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ حضرت پیر سید جماعت علی شاہ بے پناہ دینی اور ملی مشاغل کی وجہ سے تصنیف و تالیف کی طرف توجہ نہ دے سکے۔ تاہم چند رسائل آپ کی یادگار ہیں۔

(۱) ضرورت شیخ : اس میں قرآن و حدیث اور بزرگان دین کے اقوال سے بیعت کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔

(۲) یاران طریقت : بیعت کے روحانی فوائد

(۳) اطاعت مرشد

(۴) مرید صادق : مرید کی تعریف اور پیر و مرشد کے تعلق کی وضاحت یہ رسائل طبع ہو چکے ہیں۔

(۵) علاوہ ازیں "فضیلت تہجد" پر ایک مقالہ تحریر فرمایا جو ماہنامہ انوار الصوفیہ میں شائع ہوا۔ شمارہ اکتوبر ۱۹۳۱ء

(۶) ایک رسالہ فضائل مدینہ طیبہ پر لکھا جو ۱۹۱۰ء میں انوار الصوفیہ لاہور کے شمارہ میں شائع ہوا۔

قائداعظم، علامہ اقبال، چودھری غلام عباس، نواب بہادر یار جنگ، نواب وقار الملک، میر عثمان علی خان والی حیدر آباد، نادر شاہ والی کابل اور دیگر سینکڑوں اکابرین ملت آپ سے عقیدت رکھتے تھے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشورے طلب کرتے تھے۔

امیر ملت ابوالعرب حضرت پیر سید جماعت علی شاہؒ کا وصال ۲۶/۲۷ ذیقعد ۱۳۷۰ھ ۳۰/ اگست ۱۹۵۱ء، جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب کو ہوا۔ پیر غلام دستگیر نامی نے آپ کی تاریخ وصال درج ذیل بیان کی ہے۔

دین پناہ علی پور ○ جماعت علی شاہ

۱۳ ھ ۷۰

آپ کا مزار انور علی پور سیداں میں مرجع خلائق ہے۔ ہر سال نہایت شان و شوکت سے آپ کا عرس ہوتا ہے جس میں ہزاروں مریدین شرکت کرتے ہیں۔

Marfat.com

(۲) حضرت سید جماعت علی شاہ صاحب ثانی لاثانیؒ علی پور شریف

حضرت سید جماعت علی شاہ صاحب ثانی ۱۲۷۶ھ بمطابق ۱۸۶۰ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا نام سید علی شاہ تھا۔ بتیس واسطوں سے آپ کا شجرۂ نسب حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک جا پہنچتا ہے۔ آپ کے اجداد میں ایران کے نامور بزرگ حضرت نظام الدین شاہ شیرازی ولی کامل گزرے ہیں۔ حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب بچپن میں کم گو اور تنہائی پسند واقع ہوئے تھے۔ عام بچوں کی طرح کھیل کود میں بہت کم حصہ لیتے تھے۔ آٹھ نو برس کی عمر میں آپؒ نے مولانا عبدالرشید علی پوری سے علوم کا درس لینا شروع کیا۔ کلام مجید پڑھنے کے بعد حدیث' فقہ اور تصوف کی چیدہ چیدہ کتابیں پڑھیں۔ آپؒ تمام اسباق توجہ اور محنت سے پڑھتے تھے۔ لیکن تصوف سے شغف زیادہ تھا۔ فرماتے تھے کہ بعض بزرگوں سے ملنے کے لئے بیک وقت چالیس میل پیدل چل کر گیا۔ اپنی بیعت کا دلچسپ واقعہ خود ہی بیان فرماتے ہیں کہ جب بہت سے اہل اللہ کی صحبت بابرکت سے فیض حاصل کر چکا تو مجھ کو داخل طریقہ ہونے شوق دامنگیر ہوا۔ کئی بار چورہ شریف میں حضرت فقیر محمد چوراہیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کی محبت سے دل میں عشق الٰہی کی آگ بھڑکی۔ ذوق و شوق میں اضافہ ہوا اور فیصلہ کیا کہ حضرت باباجیؒ کے دست حق پر بیعت ہو جاؤں۔ چنانچہ ایک بار مجھے علوم ہوا کہ حضرت بابا فقیر محمد چوراہیؒ لاہور چاہ میراں تشریف لائے ہیں۔ میں اسی روز لاہور گیا مگر وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ حضرت باباجیؒ پٹیالہ دوست محمد کے ہاں تشریف لے گئے ہیں۔ میں وہاں گیا۔ آپ وہاں سے بھی تشریف لے جا چکے تھے۔ معلوم ہوا کہ آپ موضع دھونکل متصل وزیر آباد تشریف فرما ہیں۔ لہٰذا میں اسی وقت وہاں پہنچا۔ وہاں سے معلوم ہوا کہ آپ سیالکوٹ تشریف لے گئے ہیں۔ میں وہاں سے سیالکوٹ آیا اور داخل طریق ہو کر بارگاہ الٰہی میں شکر ادا کیا۔

سید جماعت علی شاہ صاحب کافی عرصہ باباجی کی خدمت میں رہے۔ حضرت باباجی فرماتے "تم دیا اور تیل تو گھر سے ہی لے آئے ہو اور یہاں آ کر نور علیٰ نور ہو گئے۔" کچھ عرصہ بعد حضرت باباجی نے چند نصیحتیں فرمائیں اور خلافت عنایت فرمائی۔ اس کے بعد آپ پر جذب غالب رہنے لگا۔

حسن اتفاق سے ایک شہر میں دو ہم نام ہستیاں تھیں۔ اس لئے حضرت باباجیؒ نے آپ کو ثانی کا لقب دیا۔ جو بعد میں ثانی لاثانی ہو گیا۔ آپ کے دل میں اپنے شیخ کی بے پناہ محبت تھی۔ چورہ شریف کا کوئی بھی شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو اس کا بے حد احترام کرتے اور شفقت فرماتے۔

حضرت لاثانی اتباع شریعت' اخلاق عالیہ' مریدین کی اصلاح و تربیت سادگی اور بے نفسی میں بے نظیر تھے۔ پنج وقت نماز باجماعت' تہجد اور اشراق پوری پابندی سے ادا کیا کرتے تھے۔ سفر و حضر

Marfat.com

میں وظائف باقاعدگی سے پڑھتے اور ہر معاملے میں سنت نبویؐ کی پیروی کو پیش نظر رکھتے تھے۔ خلق خدا کی اصلاح کے لئے آپ کے فرمودات آج بھی کامیابی کی دلیل ہیں۔ آپ فرمایا کرتے تھے:

(۱) سب سے بڑی کیمیا گری یاد حق ہے۔

(۲) جس جگہ سے آداب شریعت اٹھ جائیں وہاں سے فقر کا اثر بھی ختم ہو جاتا ہے۔

(۳) درویش کے لئے دنیا میں دو چیزیں بربادی کا باعث ہیں' حرص دنیا اور نامحرم عورتوں سے تعلق۔

(۴) تین چیزوں کی حد نہیں نبی کریمؐ کے درجات' سیر سلوک اور ادب۔

آپ کی وفات ۱۶ر شعبان المعظم ۱۳۵۸ھ/ یکم اکتوبر ۱۹۳۹ء کو ہوئی اور علی پور سیداں میں ہی مدفون ہوئے۔ مزار قدس مرجع خلائق ہے۔ ہر سال ہزاروں عقیدت مند حاضر ہوتے ہیں اور فیوض و برکات حاصل کرتے ہیں۔

قطعہ تاریخ وصال درج ذیل ہے۔

ثانی صاحب آں امام المتقین — رہنمائے عابدین و زاہدین

چوبہ عقبیٰ نقل از دنیا نمود — جملہ احبابش شدہ اندوہگین

گفت ہاتف بروصالش از سما — کعبہ اہل فہم درخلد بریں

۱۳ ہ ۵۸

(۳) حضرت حافظ عبدالکریم صاحب۔ عید گاہ' راولپنڈی

آپ بروز منگل بتاریخ ۱۱ر اپریل ۱۸۴۸ء بمطابق رجب المرجب ۱۲۶۴ھ کو بمقام محلہ شاہ چن چراغ راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ ذات کے مغل تھے۔ والد ماجد کا نام حضرت نذر محمدؒ تھا' آپ کا شجرہ نسب بابر بادشاہ تک پہنچتا ہے۔

حضرت نذر محمد نیک سیرت درویش صورت' حلیم الطبع اور اخلاق حمیدہ کے مالک تھے۔ آپ مہینے میں ایک بار کھانا پکا کر حضرت شاہ چراغؒ کے مزار پر غرباء میں تقسیم کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک گرد آلود مجذوب نے آپ کو ایک لقمہ دیا مگر آپ نے اسے کراہت کی وجہ سے نہ کھایا۔ اس مجذوب نے کہا "سخی مرد تو نے میری عطا کو قبول نہیں کیا' اچھا جا تجھے نہیں تو تیری اولاد کو ضرور حصہ ملے گا۔" چنانچہ مجذوب کی وہ پیش گوئی حضرت قبلہ عالم حافظ صاحب پر پوری ہوئی۔

حضرت حافظ عبدالکریم کی عمر ابھی تین ماہ تھی کہ والدہ انتقال کر گئیں۔ جب آپ دو برس کے ہوئے تو والد صاحب کا سایہ بھی سر سے اٹھ گیا۔ اس کے بعد آپ کے چچا میاں پیر بخش صاحب اور

Marfat.com

پھوپی محترمہ حیات بی بی نے آپ کی پرورش کی۔ آپ مادرزاد ولی تھے۔ آپ کی کرامت سے پھوپھی صاحبہ کو بڑھاپے میں دودھ اتر آیا۔ انہوں نے آپ کو ڈیڑھ سال تک دودھ پلایا۔ بچپن میں آپ جب بھی پھوپھی صاحبہ کو نماز پڑھتے دیکھتے تو عرض کرتے کہ "مجھے بھی ایک جائے نماز دو تاکہ میں بھی نماز پڑھ سکوں۔" پھوپھی صاحبہ نماز تہجد کے بعد آپ کے لئے دعا فرمایا کرتی تھیں۔ "اے اللہ! اس بچے کو اپنا پسندیدہ بندہ بنا اور دین و دنیا میں اس پر برکت نازل فرما۔" قبلہ حافظ صاحب فرماتے تھے کہ "اس دعا کی ٹھنڈک اور سرور' میں اب بھی محسوس کرتا ہوں۔"

آٹھ برس کی عمر میں آپ کو محلہ کی مسجد کے امام قاضی محمد زمانؒ کے سپرد کر دیا گیا۔ چنانچہ مختصر عرصہ میں آپ نے قرآن مجید پڑھ لیا۔ ازاں بعد کتب درسیہ فقہ و حدیث و تفسیر بھی انہی سے پڑھیں، مشکوٰۃ شریف احیاء العلوم اور مثنوی شریف خاص طور پر ذکر کی گئی ہیں۔ بچپن میں اکثر آپ پر بے خودی کی حالت طاری رہتی تھی۔ اٹھارہ سال کی عمر میں قرآن شریف حفظ کر لیا اور حضرت مولانا محمد حسین صاحبؒ سے فن قرات بھی سیکھا آپ نہایت ہی خوش الحان تھے۔ رمضان المبارک میں مسجد میں تراویح پڑھاتے تھے۔ وہاں لوگ نماز مغرب کے بعد ہی اپنی جگہ مخصوص کر لیتے تھے۔ غیر مسلم بھی آپ کی قرآن خوانی پر شیدا تھے۔

بیس سال کی عمر میں آپ نے اولیاء اللہ اور فقراء کی مجالس میں حاضر ہونا شروع کیا۔ مستری علیم اللہ صاحب جو حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب کے مرید تھے' آپ کی خوش الحانی پر فریفتہ تھے' چاہتے تھے کہ آپ بھی ان کے پیر بھائی بن جائیں۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضرت باباجیؒ راولپنڈی تشریف لائے اور مستری صاحب آپ کو ان کی مجلس میں لے گئے۔ اس وقت آپ کی عمر ۲۱ سال تھی۔ حضرت باباجی بھی آپ کی صورت' سیرت اور خوش الحانی پر عاشق ہو گئے۔ آپ کو بیعت فرما کر نسبت خاص سے نوازا اور ذکر قلبی سے سرفراز فرمایا۔ آپ کی حالت متغیر ہو گئی اور جذبہ بے خودی کے آثار نمایاں ہو گئے۔ آپ کو اپنے شیخ سے اس قدر محبت تھی کہ ہفتہ میں ایک دو بار ضرور چورہ شریف حاضر ہوا کرتے۔ ایک مرتبہ تو آپ راولپنڈی سے چورہ شریف تک پاپیادہ تشریف لے گئے حالانکہ گرمی کا موسم تھا۔

جب آپ کو اجازت و خلافت عطا ہوئی تو حضرت باباجی نے اپنا خاص ملبوس آپ کو عطا فرمایا۔ آپ پر بڑی رقت طاری ہوئی اور عرض کیا کہ حضور غلام کو تو آپ کی محبت ہی کافی ہے حضرت باباجی نے فرمایا "میں حکم کا بندہ ہوں اور اس امانت کو آپ کے حوالے کرنے پر مامور ہوں۔ یہ میرا نہیں اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔" پھر نصیحت فرمائی کہ "بیٹا دنیا کی طرف توجہ نہ کرنا۔ اس کو پیٹھ پیچھے ڈال کر ہمہ وقت اور ہمہ تن یاد الٰہی میں مصروف رہنا۔ دل کو غیر اللہ سے الگ رکھنا اور سب کچھ اللہ کی

طرف سے ہی سمجھنا۔" یہ سن کر آپ کے دل میں محبت الٰہی کی آگ بھڑک اٹھی۔ جس نے ماسوئی عشق الٰہی سب کچھ جلا کر راکھ کر دیا۔

آپ دو دفعہ حج بیت اللہ کی سعادت سے سرفراز ہوئے۔ جب پہلی مرتبہ حج سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ جانے کی تیاری کی تو حکومت نے بعض وجوہات کی بناء پر حاجیوں کو وہاں جانے سے روک دیا اس سے طبیعت سخت بے قرار ہوئی۔ خیال آیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حقیر پر ناراض ہیں۔ اسی پریشانی میں نیند اڑ گئی۔ ہر وقت گریہ و زاری کرتے۔ ایک رات تہجد کے وقت حالت مراقبہ میں دیکھا کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف لائے ہیں اور بڑی مہربانی اور شفقت سے فرماتے ہیں کہ "حافظ صاحب! گھبرائیے نہیں' اس وقت واپس جانا ہی مناسب ہے۔ انشاء اللہ' اللہ تعالیٰ آپ کو پھر بلائیں گے۔" اس سے طبیعت کو سکون اور آرام نصیب ہوا اور حسب ارشاد نبویؐ فقیر واپس آ گیا۔ ۱۹۱۱ء میں دوبارہ حج کے لئے تشریف لے گئے تو مدینہ شریف پہنچ کر یہ حالت ہو گئی کہ ایک لمحہ کے لئے بھی روضہ مبارک کی جدائی گوارہ نہ تھی۔ روازنہ یہی دعا مانگتے تھے کہ "الٰہی! میری موت یہیں واقع ہو تاکہ روز قیامت حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ ہی اٹھوں۔" ایک روز نماز عشاء کے بعد ایک نورانی شکل والے بزرگ تشریف لائے اور فرمایا کہ "حافظ صاحب! کیا آپ نے یہیں رہنے کی دعا کی تھی؟" آپ نے عرض کیا "جی ہاں" انہوں نے فرمایا کہ "حضور پر نور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ حافظ صاحب سے کہہ کہ ہندوستان واپس تشریف لے جائیں کیونکہ وہاں ان کے وجود سے بہت سی مخلوق کو فائدہ ہو گا اور ان کی قبر بھی وہیں ہو گی۔" چنانچہ آپ کو قبر کی جگہ دکھا دی گئی۔ جب آپ واپس راولپنڈی تشریف لائے تو اپنی قبر کے لئے جگہ وقف کی۔ بعد میں اس جگہ چبوترہ بنوا دیا۔ آپ کی رحلت کے بعد مزار شریف اسی جگہ بنا۔

آپ کثیر الکرامات بزرگ تھے۔ آپ کی سب سے بڑی کرامت یہ تھی کہ آپ نے ہزاروں افراد کو ذکر و فکر کی لذت سے آشنا کیا۔ بے شمار بے نمازی آپ کی صحبت سے تہجد گزار بن گئے مرزائیہ وہابیہ کا مدلل رد فرمایا کرتے تھے۔ متعدد افراد آپ کے دست حق پرست پر عقائد باطلہ سے تائب ہوئے۔

آپ کے چار فرزندان ارجمند تھے (۱) حضرت مولانا عبدالعزیز صاحبؒ (۲) حضرت عبدالرحیمؒ (۳) حضرت عبدالحقؒ (۴) حضرت عبدالرحمٰنؒ

آپ کے ۲۷ خلفاء کامل و اکمل ہوئے ہیں جن میں حضرت عبدالرحمٰن صاحب' حضرت مولانا محمد شریف صاحب کوٹلی لوہاراں اور حضرت مولانا قاضی عالم دین ساکن گوجرانوالہ قابل ذکر ہیں۔

Marfat.com

حضرت مولانا حافظ محمد عبدالکریم قدس سرہ کا وصال ۲۸ صفر ۲۰ مئی ۱۳۰۵ھ/۱۹۳۶ء بروز بدھ ہوا۔ آپ کا مزار پر انوار عیدگاہ راولپنڈی میں مرجع خلائق ہے۔ فقیہ اعظم مولانا محمد شریف کوٹلی لوہاراں نے قطعہ تاریخ وفات کہا ہے۔

قبلہ دین و کعبہ ایمان ناصر دین و مذہب نعماں
وارث علم مصطفویؐ قطب دہر و غوث زماں
چشمہ فیض و عارف کامل مطلع نور و معدن عرفاں
یعنی شیخ عبدالکریمؒ واقف علم حافظ قرآں
در شب بستم ماہ مئی گشت از چشم ما پنہاں
ہاتف گفتہ سال پیر عظیم زیب جناں

۱۳ ھ ۵۵

(۴) حضرت مولانا غلام محمد بگویؒ امام شاہی مسجد، لاہور

حضرت حافظ غلام محمد ۱۲۵۵ھ میں بگہ ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ والد گرامی کا نام مبارک حافظ غلام محی الدین تھا۔ بھیرہ کے بازاروں میں گھومنے والے ایک صاحب حال بزرگ نے آپ کے والد کو بیٹے کے صاحب علم و فضل ہونے کی بشارت دی تھی۔ کتب درسیہ اپنے محترم والد صاحب سے پڑھیں۔ علم حدیث کی سند بھی آپ سے لی۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ "والد محترم علوم ظاہریہ کے ساتھ ساتھ اصلاح باطن کی طرف خاص توجہ دیا کرتے تھے۔ ایک رات ایک خاص وظیفہ پڑھنے کا حکم ملا تو خواب میں سرور دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ میں نے بارگاہ رحمت دو عالم میں التجائے کرم کی تو ایک جاں بخش مسکراہٹ سے جواب ملا "علی امور مرہون بوقتہا" صبح ہوئی تو خواب والد صاحب کو سنایا۔ آپ نے فرمایا "مبارک ہو' دین و دنیا کے امور کی درستگی کی بشارت مل گئی ہے۔" اور والد مکرم سے کہا اس خواب کے بعد مجھ پر اتنے علوم منکشف ہوئے جو میرے حوصلہ سے بھی زیادہ تھے۔

آپ حضرت شاہ عبدالغنی کے دست حق پر بیعت تھے اور سلسلہ نقشبندیہ میں سلوک کی منازل طے کرنے لگے۔ آپ کے وصال کے بعد حضرت قبلہ عالم خواجہ محمد سلیمان تونسوی سے روحانی فیض حاصل کیا اور دوسرے سلاسل کے مشائخ بالخصوص حضرت مخدوم گنج بخش لاہوریؒ اور حضرت سلطان باہوؒ سے باطنی مراحل طے کیے۔ لیکن اصل عقیدت وارادت حضرت بابا جی فقیر محمدؒ سے تھی۔ حضرت بابا فقیر محمد چوراہیؒ سے تو آپ نے خصوصی توجہ حاصل کی۔ چنانچہ صاحبزادہ باولی

Marfat.com

شریف ضلع گجرات والے فرمایا کرتے تھے کہ باباجیؒ نے جو آپ کو دیا وہ کسی دوسرے کے حصے میں نہیں آیا۔ کافی عرصہ تک بادشاہی مسجد لاہور میں خطیب رہے۔ بادشاہی مسجد کو آپ نے ہی انگریزوں سے واگذار کرایا تھا۔ مولانا غلام محمد بگویؒ کو نہ صرف بادشاہی مسجد کا پہلا خطیب اور امام مقرر کیا گیا بلکہ مسجد کا متولی بھی بنا دیا گیا تھا۔ مولانا غلام قادر بھیرویؒ مولانا محمد ذاکر بگویؒ مولانا محمد عالم آسی امرتسری، مولانا غلام دستگیر قصوریؒ اور مولانا نور احمد صاحبؒ تو اکثر آپ سے استفادہ کیا کرتے تھے۔

آپ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے عرس پر ہر سال سرہند شریف حاضر ہوتے وہاں بزرگان دین اور اولیائے وقت کا اجتماع ہوتا۔ آپ ان کی زیارت سے فیض حاصل کرتے۔ حج بیت اللہ کے موقع پر روضہ اقدس کے سامنے حاضر ہوئے تو جس عقیدت کا مظاہرہ کیا وہ آپ کی محبت اور روحانی عظمت کی علامت ہے۔

۳۰ر ستمبر ۱۹۰۰ء بمطابق ۴ر جمادی الثانی کو واصل بحق ہوئے۔ مادۂ تاریخ درج ذیل ہے

بجھا ہے پنجاب کا چراغ آہ اب

۱۳ھ ۱۸

آپ کا مزار قبرستان میانی شریف لاہور میں ہے۔ جہاں ہر سال عرس منایا جاتا ہے۔ تذکرۂ علماء اہلسنت و جماعت لاہور میں ص ۲۲۰ پر لکھا ہے کہ آخری آرام گاہ بگہ میں ہے۔

(۵) حضرت مست علی صاحب (متیراں والی) ضلع سیالکوٹ

مولوی صاحب نے علوم ظاہری میں کمال حاصل کیا۔ حضرت باباجی خواجہ فقیر محمد چوراہیؒ سے بیعت ہو کر خدمت بابرکت میں حاضر رہے جس کے صلہ میں مرشد نے آپ کو خرقہ خلافت سے نوازا۔ آپ نہایت عابد و زاہد بزرگ تھے۔ خلق کثیر نے آپ سے فیض ظاہری و باطنی حاصل کیا، بے شمار کرامات آپ سے ظاہر ہوئیں۔

ایک مرتبہ آپ ایک قریبی گاؤں میں میاں محمد سلام سرانوالی کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ اس گاؤں کا نمبردار آپ کا معتقد اور مرید خاص تھا۔ حسب معمول آپ مسجد میں تشریف فرما ہوئے۔ ایک خادم کو نمبردار کے گھر بھیجا کہ وہ جا کر کچھ لسی اور مکھن لے آئے جبکہ آپ نے مسجد کے غسل خانہ میں نہا کر تھکاوٹ دور کر لی۔ اس گاؤں کی اکثریت ایک ہندو پیشوا کے نام کی "تھی" رکھتی تھی۔ اس دن نمبردارنی نے بھی لسی "تھی" رکھی ہوئی تھی۔ اس لئے مولوی صاحب کے خادم کو واپس خالی ہاتھ آنا پڑا۔ اتنے میں نمبردار کو اطلاع ملی تو وہ مسجد میں حاضر ہوا۔ مولوی صاحب نے

Marfat.com

رنجیدگی سے فرمایا کہ بیعت تو ہو گئے ہیں مگر ابھی مسلمان نہیں ہوئے اور خادم کے خالی ہاتھ واپس آنے کا واقعہ بیان کیا۔ نمبردار صاحب فوراً اپنے گھر گئے اور نمبردارنی کے منع کرنے کے باوجود زبردستی لسی اور مکھن لے آئے۔ کچھ دیر بعد گاؤں میں شور وغل سنائی دیا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ جس بھینس کے دودھ کی تھی رکھی گئی تھی وہ مرگئی ہے اور عام تاثر یہ تھا کہ ایسا تھی توڑنے کی وجہ سے ہوا ہے۔

مولوی صاحب کو جب یہ باتیں معلوم ہوئیں تو وہ نمبردار کو لے کر موقع پر پہنچے جہاں بھینس مر گئی تھی۔ تمام گاؤں والے بھی مولوی صاحب کے ساتھ موقع پر پہنچ گئے کہ تھی والے نے اپنا آپ دکھایا ہے۔ اب دیکھیں نمبردار کے پیر صاحب کیا کرتے ہیں۔ مولوی صاحب نے بھینس کو دیکھا کہ ظاہرا وہ بالکل مرگئی تھی۔ آپ نے بھینس کے گرد چکر لگایا اور اپنا جوتا اتار کر بھینس کے سر پر سات مرتبہ مارا تو بھینس یکدم اٹھ کر دوڑ پڑی۔ لوگوں نے مل کر بھینس کو باندھ دیا۔ مولوی صاحب مسجد میں تشریف لائے تو لوگوں نے عرض کیا کہ جناب اصل ماجرا کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تھی والے نے بھینس کا گلا دبا رکھا تھا۔ ہم نے باطنی نظر سے مشاہدہ کیا اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اس شیطان کے سر پر سات جوتے مارے تو وہ بھاگ نکلا۔ اب اس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ آئندہ اس گاؤں میں نہیں آئے گا۔ اب تھی نہ رکھنے یا توڑنے سے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ یہ دیکھ کر بہت سے لوگ آپ کے معتقد ہو گئے۔

(۶) حضرت محمد خان عالم صاحب۔ باؤلی شریف

تذکرۃ الاولیاء جدید ص۲۹ پر تحریر ہے کہ سرائے عالمگیر (گجرات) سے ادھر کریالہ اسٹیشن سے ایک میل کے فاصلہ پر باؤلی شریف باباجیؒ کے متعدد خلفاء کا مرکز ہے۔ نہ صرف بابا محمد خان عالم صاحبؒ آپ کے خلیفہ تھے بلکہ ان کے صاحبزادے غلام محی الدینؒ اور دیگر رشتہ دار بھی حلقہ ارادت میں داخل تھے۔ حضرت محمد خان عالمؒ موضع کڑی نزد جلال پور جٹاں ضلع گجرات کے کھوکھر گھرانے میں پیدا ہوئے۔ سن پیدائش معلوم نہیں۔ حضرت محمد خان عالمؒ کے دو بھائی تھے۔ ایک آہن گر اور دوسرا گوجر۔ ان کے کہنے پر آپ بمع اہل وعیال و برادران باؤلی شریف (گجرات جہلم جی ٹی روڈ پر) میں مقیم ہو گئے۔

ایک مرتبہ خواجہ محمد خاں عالمؒ نے کسی پیر بھائی سے وعدہ فرمایا ہوا تھا کہ تم آنا ہم دونوں اپنے دادا پیر کی حاضری کے لئے چلیں گے۔ لیکن آپ بوجہ مرض نارو عہ چلنے سے معذور تھے۔ فرمایا میں تو معذور ہوں مجھے چلنا دشوار ہے۔ تم ضرور دربار شریف چلے جاؤ۔ وہ کہنے لگا حضور جب آپ کو

Marfat.com

صحت ہو گی تو میں آپ کے ہمراہ ہی چلوں گا فرمایا تمہارا ارادہ نیک ہے۔ اس کو ضرور پورا کرو۔ وہ ڈٹ گیا کہ آپ کے ہمراہ چلوں گا۔ بالآخر خواجہ محمد خاں عالم صاحبؒ ہاتھوں کے بل ہی راہی سفر ہوئے۔ جب اپنے دادا پیر کی حدود میں پہنچے تو حضور بابا جی خواجہ نور محمدؒ نے آگے بڑھ کر دستار خلافت سے نوازا پھر کچھ دنوں بعد دعائے خیر فرما کر واپسی کا حکم دیا۔ حضرت حافظ کرم دین صاحب ساگری شریف علاقہ دینہ' فرمایا کرتے تھے کہ خواجہ محمد خان عالم کو نسبت صدیقیہ اس قدر قوی حاصل تھی کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو دیکھا ہے کہ وہ باؤلی شریف کی مسجد میں نماز پڑھا رہے ہیں۔

حضرت حافظ کرم دینؒ حضرت خواجہ سلیمان تونسوی کے مرید تھے اور حضرت خواجہ محمد خان عالمؒ سے بھی بے حد محبت و عقیدت رکھتے تھے۔ آپؒ بہت زیادہ شب بیدار اور عابد و زاہد تھے۔ بہت سی کرامات آپ سے منسوب ہیں۔ جناب قاضی سلطان محمود صاحب اعوان شریف سے آپ کے بڑے گہرے تعلقات تھے۔ حضرت علی پوری قدس سرہ اور حضرت ثانی لاثانی علی پوریؒ سے بھی آپ کے خصوصی تعلقات تھے۔ آپ کے بہت سے خلفاء ہوئے ہیں۔ آپ کا وصال ۳ ذی الحجہ ۱۲۸۸ھ میں ہوا۔ مزار قدس باؤلی شریف سے جنوب کی طرف ایک ٹیلہ پر واقع ہے۔ آپ کے صاحبزادگان اور خلفاء کے مزارات بھی ساتھ ہی ہیں۔

(۷) علامہ مولوی غلام نبی قریشی۔ (چک قریشاں) ضلع سیالکوٹ

مولوی صاحب حضرت بابا جیؒ کے خلفاء میں سے ہیں۔ آپ کی معرفت ہی ہر دو سید جماعت علی شاہؒ صاحبان حضرت بابا جیؒ کے دست حق پر بیعت ہوئے۔ آپ اپنے وقت کے عابد و زاہد اور گوشہ نشین بزرگ تھے۔ ذکر الٰہی اور مراقبہ میں مصروف رہتے بزرگوں کی زیارت کا شوق بہت زیادہ تھا۔ پیدل چل کر تیراہ شریف میں مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

حضرت بابا جیؒ ایک دفعہ چک قریشاں میں مولوی غلام نبی کے گھر تشریف فرما تھے کہ کچھ مستورات حاضر خدمت ہوئیں۔ آپ اس وقت باہر تشریف لے جا رہے تھے۔ اس لئے مولوی غلام نبی نے ایک سے مخاطب ہو کر کہا کہ چچی صاحبہ! آپ کے کام کبھی ختم ہوئے؟ آپ بار بار بابا جیؒ کو تکلیف دیتی ہیں۔ حضور نے وہیں کھڑے کھڑے فرمایا کہ "کلمہ پڑھو" مولوی صاحب نے عرض کیا کہ یہ تیسری عورت تو برہمن ہے۔ حضرت خواجہ نے فرمایا کہ "میں برہمن یا مسلمان نہیں جانتا۔ میں نے کلمہ پڑھانا تھا پڑھا دیا" سب کو کلمہ کی تلقین فرمائی۔ اور واپس مسجد میں تشریف لے

Marfat.com

گئے۔ دیگر لوگوں نے سنا تو حضور کی سادگی پر ہنسنے لگے کہ برہمنی کو کلمہ کا کیا اثر ہوگا چنانچہ برہمنی عورت علی پور شریف میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی اور مسلمان ہو گئی۔

(۸) حضرت خواجہ غلام محی الدین ؒ ۔ باؤلی شریف

حضرت خواجہ غلام محی الدین ؒ فرزند اصغر حضرت محمد خان عالم صاحب ؒ کے ہیں۔ حضرت بابا جی فقیر محمد ؒ باؤلی تشریف لائے تو حضرت محمد خان عالم صاحب ؒ نے اپنے چھوٹے صاحبزادے خواجہ محی الدین کو بیعت مسنونہ کے لئے پیش کیا۔ حضرت بابا جی ؒ نے بیعت سے سرفراز فرمایا اور ساتھ ہی خرقہ خلافت سے نوازا۔ آپ ؒ اعلیٰ درجہ کے متوکل' پرہیزگار' شب زندہ دار' متقی و صالح اور صاحب کرامت ولی تھے' ہردم یادِ الٰہی اور ذکر الٰہی مصروف رہتے۔

حضرت خواجہ محی الدین کتابوں کا مطالعہ بہت فرماتے تھے۔ تفسیر "روح البیان" وغیرہ سفر میں ساتھ رکھتے۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ "حضور ؒ دیگر حضرات تو میدان طریقت میں آکر کتابیں ٹھپ دیتے ہیں اور آپ اکثر مطالعہ میں وقت صرف کرتے ہیں۔" حضور ؒ نے انکساری اور تواضع میں فرمایا کہ "وہ حضرات تو اپنی منزل مقصود پر فائز ہو گئے اور میں ابھی تک وہاں تک نہیں پہنچ سکا۔ جو کتابیں محنت سے پڑھی تھیں میں انہیں کیسے چھوڑ دوں؟"

بیان کرتے ہیں کہ قبلہ بابا جی فقیر محمد چوراہی ؒ اور غلام محی الدین صاحب (خلف محمد خان عالم ؒ صاحب) دریائے جہلم کو عبور کرنے کے لئے کشتی میں سوار تھے۔ حافظ مہرالدین بھی آپ کے ساتھ تھے۔ جب کشتی دریائے جہلم کے وسط میں پہنچی تو حافظ صاحب کے منہ سے بے اختیار نکلا "پانی کتنا گہرا ہوگا؟ صاحبزادہ صاحب خوش مزاج آدمی تھے کہا کہ "دریا میں کود کر اندازہ کر لو۔" حافظ صاحب فوراً دریا میں کود پڑے' تیرنا نہیں جانتے تھے اس لئے بھنور میں جا پڑے۔ حضور بابا جی ؒ نے فرمایا کہ "صاحبزادہ! آدمی غرق ہو گا یا کہ نہیں؟" جواب میں عرض کیا کہ اگر حضور ؒ کے دیکھتے غرق ہونا ہے تو کنارے پر سلامتی محال ہے۔ یہ سن کر آپ خاموش رہے۔ کشتی کے کنارے پر پہنچنے سے پہلے ہی حافظ صاحب کنارے پر پہنچ چکے تھے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ جب حافظ صاحب دریا میں کودے تو پانی نے ان کے گرد حلقہ بنا لیا اور پکڑ کر ایک ہی لہر میں کنارے پر پہنچا دیا۔

آپ کا وصال ۱۴ر فروری ۱۹۱۲ء کو ہوا۔ باؤلی شریف میں مزار ہے۔ عرس مبارک ۲۳ صفر المظفر کو منایا جاتا ہے۔

Marfat.com

(۹) مولوی محمد حسن صاحب۔ گجرات

ریلوے سٹیشن کے جنوب میں مزار شریف ہے۔ صاحبزادہ شریف غلام ربانی ایڈیٹر "تعمیرِ نو" ان کے بیٹے ہیں۔

Marfat.com

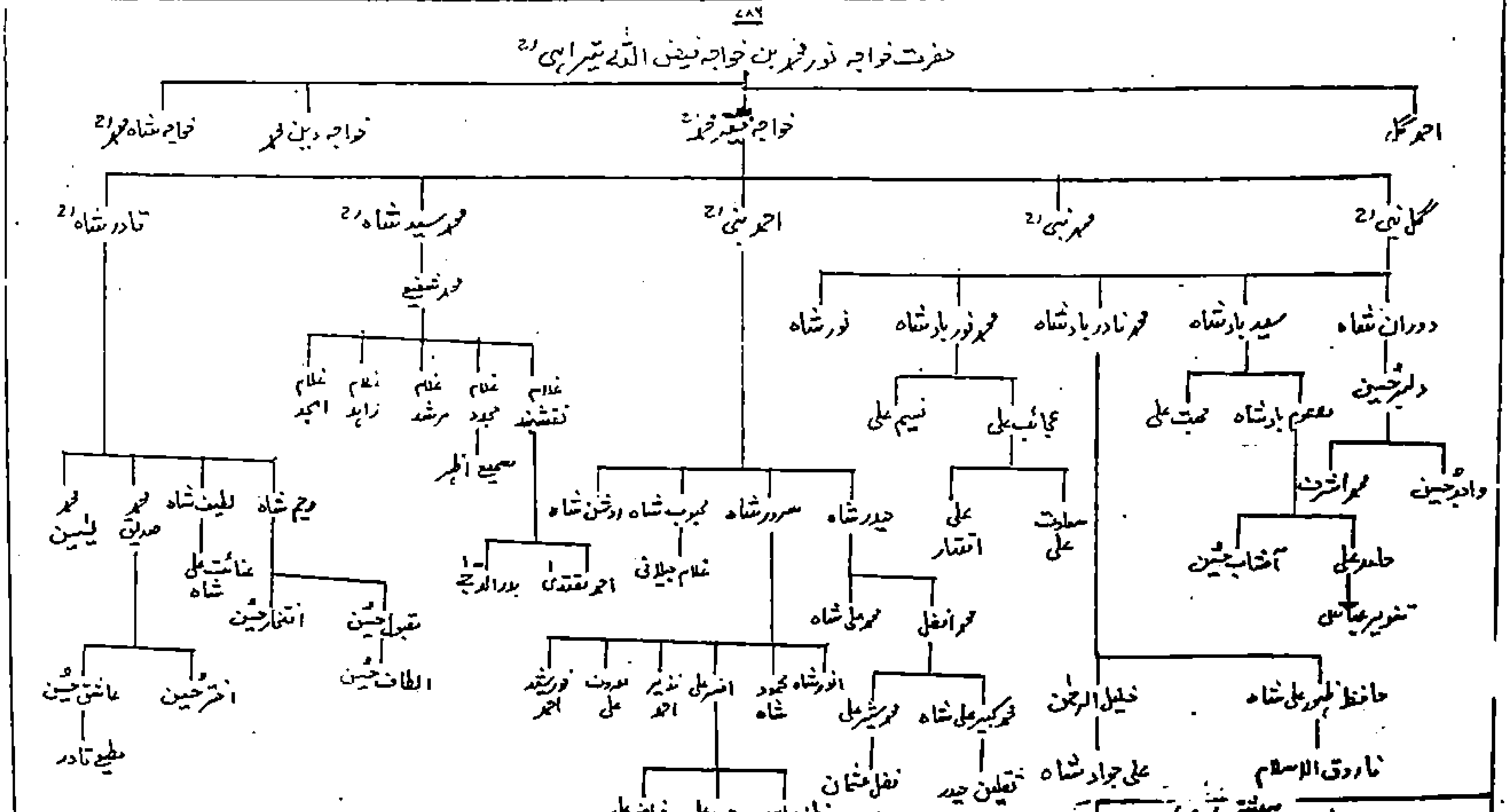

باب ہفتم (۸)
شجرہ نسب حضرت فقیر محمد چوراہی رح
اولاد و امجاد

باب نہم

شجرہ جات طریقت حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہیؒ

(ا) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ نقشبندیہ میں

(۱) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم
(۲) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
(۳) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ
(۴) حضرت قاسم رضی اللہ عنہ
(۵) حضرت جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ
(۶) حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ
(۷) حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ
(۸) حضرت خواجہ قاسم گورگانی رحمتہ اللہ علیہ
(۹) حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۰) حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۱) حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۲) حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمتہ اللہ علیہ
(۱۳) حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحتہ اللہ علیہ
(۱۴) حضرت خواجہ ابوعلی رامیتنی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۵) حضرت خواجہ محمد باباسماسی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۶) حضرت خواجہ سید امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ
(۱۷) حضرت امام الطریقت خواجہ بہاءالدین نقشبند بخاری رحمتہ اللہ علیہ
(۱۸) حضرت خواجہ علاءالدین عطار رحمتہ اللہ علیہ
(۱۹) حضرت خواجہ یعقوب چرخی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۰) حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رحمتہ اللہ علیہ
(۲۱) حضرت خواجہ محمد زاہد ولی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۲) حضرت خواجہ درویش محمد رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

(۲۳) حضرت خواجہ خواجگی امکنگی رحمتہ اللہ علیہ

(۲۴) حضرت خواجہ رضی الدین باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ

(۲۵) حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی رحمتہ اللہ علیہ

(۲۶) حضرت خواجہ محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہ

(۲۷) حضرت حجتہ اللہ خواجہ محمد نقشبند ثانی رحمتہ اللہ علیہ

(۲۸) حضرت خواجہ محمد زبیر رحمتہ اللہ علیہ

(۲۹) حضرت سید قطب الدین محمد اشرف حیدر حسین رحمتہ اللہ علیہ

(۳۰) حضرت خواجہ سید شاہ جمال اللہ رحمتہ اللہ علیہ

(۳۱) حضرت سید شاہ محمد عیسیٰ رحمتہ اللہ علیہ

(۳۲) حضرت خواجہ محمد فیض اللہ تیراہی رحمتہ اللہ علیہ

(۳۳) حضرت خواجہ نور محمد چوراہی رحمتہ اللہ علیہ

(۳۴) حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی رحمتہ اللہ علیہ

(۲) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ قادریہ صالحیہ میں

(۱) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم

(۲) حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

(۳) حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

(۴) حضرت سید حسن مثنیٰ رحمتہ اللہ علیہ

(۵) حضرت عبداللہ المحض رحمتہ اللہ علیہ

(۶) حضرت شاہ موسیٰ الجون رحمتہ اللہ علیہ

(۷) حضرت سید عبداللہ المورث رحمتہ اللہ علیہ

(۸) حضرت سید محمد موسیٰ شاہ ثانی رحمتہ اللہ علیہ

(۹) حضرت سید شاہ داؤد رحمتہ اللہ علیہ

(۱۰) حضرت سید یحییٰ زاہد رحمتہ اللہ علیہ

(۱۱) حضرت سید شاہ عبداللہ الجیلی رحمتہ اللہ علیہ

(۱۲) حضرت سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رحمتہ اللہ علیہ

(۱۳) حضرت غوث صمدانی محبوب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ

(۱۴) حضرت سید شاہ عبد الرزاق رحمتہ اللہ علیہ
(۱۵) حضرت سید شرف الدین القتال رحمتہ اللہ علیہ
(۱۶) حضرت سید عبد الوہاب رحمتہ اللہ علیہ
(۱۷) حضرت سید بہاؤ الدین رحمتہ اللہ علیہ
(۱۸) حضرت سید شاہ عقیل رحمتہ اللہ علیہ
(۱۹) حضرت شاہ شمس الدین صحرائی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۰) حضرت شاہ گدا رحمٰن اول رحمتہ اللہ علیہ
(۲۱) حضرت شاہ شمس الدین عارف ثانی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۲) حضرت شاہ گدا رحمٰن ثانی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۳) حضرت سید شاہ فضیل رحمتہ اللہ علیہ
(۲۴) حضرت سید شاہ کمال کیتھلی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۵) حضرت سید شاہ سکندر رحمتہ اللہ علیہ
(۲۶) حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی خواجہ شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۷) حضرت قیوم زمانہ خواجہ محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہ
(۲۸) حضرت محمد نقشبند ثانی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۹) حضرت خواجہ محمد زبیر رحمتہ اللہ علیہ
(۳۰) حضرت سید قطب الدین محمد اشرف حیدر حسین رحمتہ اللہ علیہ
(۳۱) حضرت خواجہ سید شاہ جمال اللہ رحمتہ اللہ علبہ
(۳۲) حضرت سید شاہ محمد عیسیٰ رحمتہ اللہ علیہ
(۳۳) حضرت خواجہ محمد فیض اللہ تیراہی رحمتہ اللہ علیہ
(۳۴) حضرت خواجہ نور محمد چوراہی رحمتہ اللہ علیہ
(۳۵) حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی رحمتہ اللہ علیہ

(۳) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ قادریہ ثالثہ سعانیہ میں

(۱) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم
(۲) حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ
(۳) حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

(۴) حضرت شیخ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ
(۵) حضرت شیخ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ
(۶) حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ
(۷) حضرت شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ
(۸) حضرت ابوالقاسم شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
(۹) حضرت شیخ ابوبکر عبداللہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۰) حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد تمیمی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۱) حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۲) حضرت شیخ ابوالحسن ارہنکاری علی بن محمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۳) حضرت شیخ ابوسعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۴) حضرت قطب العالم غوث الاعظم محبوب سبحانی شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۵) حضرت شیخ شمس الدین علی حداد رحمۃ اللہ علیہ
(۱۶) حضرت شیخ شمس الدین بن علی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۷) حضرت شیخ قطب الدین ابوالغیث رحمۃ اللہ علیہ
(۱۸) حضرت شیخ ابوالمکارم فاضل رحمۃ اللہ علیہ
(۱۹) حضرت شیخ عبید فاضل رحمۃ اللہ علیہ
(۲۰) حضرت شیخ محمد بن عبید عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ
(۲۱) حضرت سید جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ
(۲۲) حضرت سید اجمل بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ
(۲۳) حضرت بڈھن بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ
(۲۴) حضرت شیخ درویش بن قاسم اودی رحمۃ اللہ علیہ
(۲۵) حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
(۲۶) حضرت رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ
(۲۷) حضرت شیخ عبدالاحد وحدت رحمۃ اللہ علیہ
(۲۸) حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
(۲۹) حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ
(۳۰) حضرت شیخ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

(۳۱) حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ
(۳۲) حضرت سید قطب الدین محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ
(۳۳) حضرت خواجہ سید شاہ جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ
(۳۴) حضرت سید شاہ محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ
(۳۵) حضرت خواجہ محمد فیض اللہ تیراہی رحمۃ اللہ علیہ
(۳۶) حضرت خواجہ نور محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ
(۳۷) حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ

(۴) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ قادریہ ثانیہ میں

(۱) حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
(۲) حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ
(۳) حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ
(۴) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ
(۵) حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ
(۶) حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ
(۷) حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
(۸) حضرت امام علی موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ
(۹) حضرت امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ
(۱۰) حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۱) حضرت شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۲) حضرت شیخ ابوالقاسم جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۳) حضرت شیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۴) حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد تمیمی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۵) حضرت شیخ ابوالنصر محمد طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۶) حضرت شیخ ابوالحسن علی بن محمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۷) حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۸) حضرت قطب العالم غوث الاعظم محبوب سبحانی شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۹) حضرت سید عبدالرزاق رحمتہ اللہ علیہ
(۲۰) حضرت سید شاہ ابو صالح رحمتہ اللہ علیہ
(۲۱) حضرت سید محی الدین ابوالنصر رحمتہ اللہ علیہ
(۲۲) حضرت سید شاہ محمد حسن رحمتہ اللہ علیہ
(۲۳) حضرت سید شاہ عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ
(۲۴) حضرت خواجہ شیخ احمد جیلی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۵) حضرت خواجہ بہاء الدین انصاری رحمتہ اللہ علیہ
(۲۶) حضرت ابراہیم الحسنی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۷) حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۸) حضرت رکن الدین رحمتہ اللہ علیہ
(۲۹) حضرت شیخ عبدالاحد رحمتہ اللہ علیہ
(۳۰) حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ
(۳۱) حضرت خواجہ محمد معصوم رحتہ اللہ علیہ
(۳۲) حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی رحمتہ اللہ علیہ
(۳۳) حضرت محمد زبیر رحمتہ اللہ علیہ
(۳۴) حضرت سید قطب الدین محمد اشرف رحمتہ اللہ علیہ
(۳۵) حضرت سید شاہ جمال اللہ رحمتہ اللہ علیہ
(۳۶) حضرت سید شاہ محمد عیسیٰ رحمتہ اللہ علیہ
(۳۷) حضرت خواجہ محمد فیض اللہ تیراہی رحمتہ اللہ علیہ
(۳۸) حضرت خواجہ نور محمد چوراہی رحمتہ اللہ علیہ
(۳۹) حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی رحمتہ اللہ علیہ

(۵) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ چشتیہ قدسیہ میں

(۱) حضرت خاتم الانبیا ابوالقاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم
(۲) حضرت خواجہ اولیاء ابوالحسن علی الہاشمی رضی اللہ عنہ
(۳) حضرت خواجہ ابوالنصر الحسن البصری قدس سرہ
(۴) حضرت خواجہ ابوالفضل عبدالواحد بن زید قدس سرہ

Marfat.com

(۵) حضرت خواجہ فضیل بن عیاض قدس سرہ
(۶) حضرت سلطان الاولیاء ابراہیم بن ادہم قدس سرہ
(۷) حضرت سدید الدین حذیفہ مرعشی قدس سرہ
(۸) حضرت خواجہ امین الدین ابو ہبیرہ البصری قدس سرہ
(۹) حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری قدس سرہ
(۱۰) حضرت ابو اسحاق شامی قدس سرہ
(۱۱) حضرت خواجہ ابو احمد ابدال قطب الدین چشتی قدس سرہ
(۱۲) حضرت خواجہ قدوۃ الدین ابو محمد چشتی قدس سرہ
(۱۳) حضرت خواجہ یوسف ناصر الدین چشتی قدس سرہ
(۱۴) حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی قدس سرہ
(۱۵) حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی قدس سرہ
(۱۶) حضرت خواجہ انوار عثمان ہارونی قدس سرہ
(۱۷) حضرت خواجہ قلندر معین الدین حسن سنجری قدس سرہ
(۱۸) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ
(۱۹) حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر قدس سرہ
(۲۰) حضرت خواجہ سلطان المشائخ نظام الدین محمد بدوانی قدس سرہ
(۲۱) حضرت خواجہ نصیر الدین معروف بہ چراغ دہلوی قدس سرہ
(۲۲) حضرت خواجہ سید محمد گیسو دراز قدس سرہ
(۲۳) حضرت خواجہ سید علاء الدین اودہی قدس سرہ
(۲۴) حضرت خواجہ صدر الدین اودہی قدس سرہ
(۲۵) حضرت میاں شیخ بن حکیم اودہی قدس سرہ
(۲۶) حضرت خواجہ درویش بن قاسم اودہی قدس سرہ
(۲۷) حضرت خواجہ عبد القدوس بن اسماعیل گنگوہی قدس سرہ
(۲۸) حضرت خواجہ شیخ رکن الدین گنگوہی قدس سرہ
(۲۹) حضرت خواجہ شیخ عبد الاحد بن العابدین قدس سرہ
(۳۰) حضرت خواجہ شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ
(۳۱) حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ

(۳۲) حضرت حجت اللہ خواجہ محمد نقشبند ثانی قدس سرہ
(۳۳) حضرت خواجہ محمد زبیر قدس سرہ
(۳۴) حضرت خواجہ قطب الدین محمد اشرف بن عنایت اللہ قدس سرہ
(۳۵) حضرت سید حافظ جمال الدین بن محمد روشن قدس سرہ
(۳۶) حضرت خواجہ سید محمد عیسیٰ بن محمد بشارت قدس سرہ
(۳۷) حضرت محمد فیض اللہ تیراہی قدس سرہ
(۳۸) حضرت خواجہ نور محمد المشہور بہ باباجی قدس سرہ
(۳۹) حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی قدس سرہ

(۶) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ چشتیہ ثانی صابریہ میں

(۱) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم
(۲) حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ
(۳) حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ
(۴) حضرت ابوالفضل عبدالواحد بن زید رحمتہ اللہ علیہ
(۵) حضرت ابوالفیض فضیل بن عیاض رحمتہ اللہ علیہ
(۶) حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی رحمتہ اللہ علیہ
(۷) حضرت سیدالدین حذیفہ مرعشی رحمتہ اللہ علیہ
(۸) حضرت امین الدین ابو ہبیرہ البصری رحمتہ اللہ علیہ
(۹) حضرت ابراہیم اسحاق علو دینوری رحمتہ اللہ علیہ
(۱۰) حضرت ابو اسحاق شامی رحتہ اللہ علیہ
(۱۱) حضرت ابو احمد ابدال چشتی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۲) حضرت قدوۃ الدین ابو محمد چشتی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۳) حضرت ناصرالدین ابو یوسف چشتی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۴) حضرت قطب الدین مودود چشتی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۵) حضرت حاجی شریف ژندی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۶) حضرت عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۷) حضرت معین الدین حسن سنجری رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

(۱۸) حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۹) حضرت فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ
(۲۰) حضرت مخدوم شیخ احمد صابر رحمتہ اللہ علیہ
(۲۱) حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۲) حضرت جلال الدین پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۳) حضرت شیخ احمد عبدالحق رودلوی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۴) حضرت احمد عارف رحمتہ اللہ علیہ
(۲۵) حضرت محمد بن عارف رحمتہ اللہ علیہ
(۲۶) حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۷) حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۸) حضرت مخدوم عبدالاحد رحمتہ اللہ علیہ
(۲۹) حضرت شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ علیہ
(۳۰) حضرت محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہ
(۳۱) حضرت محمد نقشبند ثانی رحتہ اللہ علیہ
(۳۲) حضرت محمد زبیر رحمتہ اللہ علیہ
(۳۳) حضرت سید محمد اشرف رحمتہ اللہ علیہ
(۳۴) حضرت حافظ سید شاہ جمال اللہ رحمتہ اللہ علیہ
(۳۵) حضرت سید محمد عیسٰی رحمتہ اللہ علیہ
(۳۶) حضرت خواجہ محمد فیض اللہ تیراہی رحمتہ اللہ علیہ
(۳۷) حضرت خواجہ نور محمد رحمتہ اللہ علیہ
(۳۸) حضرت خواجہ فقیر محمد رحمتہ اللہ علیہ

(۷) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ چشتیہ ثالثہ نظامیہ میں

(۱) خاتم النبین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین
(۲) حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ
(۳) حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ
(۴) حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رحمتہ اللہ علیہ

(۵) حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمتہ اللہ علیہ
(۶) حضرت خواجہ سلطان الاولیاء ابراہیم بن ادہم بلخی رحمتہ اللہ علیہ
(۷) حضرت خواجہ سیدالدین حذیفہ مرعشی رحمتہ اللہ علیہ
(۸) حضرت خواجہ ابو ہیرۃ البصری رحمتہ اللہ علیہ
(۹) حضرت خواجہ ابراہیم اسحاق علودینوری رحمتہ اللہ علیہ
(۱۰) حضرت خواجہ اسحاق شامی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۱) حضرت ابواحمد ابدال چشتی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۲) حضرت خواجہ قدوۃ الدین ابو محمد چشتی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۳) حضرت خواجہ ناصرالدین یوسف چشتی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۴) حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۵) حضرت حاجی شریف ژندنی چشتی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۶) حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۷) حضرت خواجہ معین الدین الحسنی چشتی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۸) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۹) حضرت شیخ فرید گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ
(۲۰) حضرت سلطان المشائخ نظام الدین محمد بن احمد بدوانی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۱) حضرت شیخ نصیرالدین روشن چراغ رحمتہ اللہ علیہ
(۲۲) حضرت شیخ صدرالدین طبیب رحمتہ اللہ علیہ
(۲۳) حضرت خواجہ شیخ فتح اللہ اودہی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۴) حضرت خواجہ شیخ سعداللہ رحمتہ اللہ علیہ
(۲۵) حضرت درویش بن قاسم رحمتہ اللہ علیہ
(۲۶) حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۷) حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۸) حضرت شیخ عبدالاحد رحمتہ اللہ علیہ
(۲۹) حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ
(۳۰) حضرت خواجہ محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہ
(۳۱) حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

(۳۲) حضرت خواجہ محمد زبیر رحمتہ اللہ علیہ
(۳۳) حضرت سید قطب الدین محمد اشرف رحمتہ اللہ علیہ
(۳۴) حضرت سید حافظ شاہ جمال اللہ رام پوری رحمتہ اللہ علیہ
(۳۵) حضرت سید محمد عیسٰی رحمتہ اللہ علیہ
(۳۶) حضرت خواجہ محمد فیض اللہ رحمتہ اللہ علیہ
(۳۷) حضرت خواجہ نور محمد رحمتہ اللہ علیہ
(۳۸) حضرت خواجہ فقیر محمد رحمتہ اللہ علیہ

(۸) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ چشتیہ فریدیہ رابعہ میں

(۱) حضرت سید المرسلین محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وعلٰی آلہ واصحابہ وسلم
(۲) حضرت امیر المومنین علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ
(۳) حضرت خواجہ ابو النصر حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ
(۴) حضرت خواجہ ابو الفضل عبد الواحد رحمتہ اللہ علیہ
(۵) حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمتہ اللہ علیہ
(۶) حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی رحمتہ اللہ علیہ
(۷) حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی رحمتہ اللہ علیہ
(۸) حضرت خواجہ امین الدین ابو ہیرہ البصری رحمتہ اللہ علیہ
(۹) حضرت خواجہ ابو ابراہیم اسحاق علو دینوری رحمتہ اللہ علیہ
(۱۰) حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۱) حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۲) حضرت خواجہ ابو محمد چشتی اللہ علیہ
(۱۳) حضرت خواجہ ناصر الدین یوسف چشتی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۴) حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۵) حضرت خواجہ شریف زندنی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۶) حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۷) حضرت خواجہ خواجگان معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۸) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

(۱۹) حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ
(۲۰) حضرت سلطان المشائخ نظام الدین رحمتہ اللہ علیہ
(۲۱) حضرت نصیرالدین روشن چراغ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۲) حضرت سید جلال الدین مخدومی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۳) حضرت سید اجمل بہرائچی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۴) حضرت بڈھن بہرائچی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۵) حضرت درویش بن قاسم اودھی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۶) حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۷) حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۸) حضرت مخدوم عبدالاحد رحمتہ اللہ علیہ
(۲۹) حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ
(۳۰) حضرت محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہ
(۳۱) حضرت محمد نقشبند ثانی رحمتہ اللہ علیہ
(۳۲) حضرت محمد زبیر رحمتہ اللہ علیہ
(۳۳) حضرت خواجہ محمد اشرف بن عنایت اللہ رحمتہ اللہ علیہ
(۳۴) حضرت سید حافظ جمال اللہ رام پوری رحمتہ اللہ علیہ
(۳۵) حضرت سید محمد عیسیٰ رحمتہ اللہ علیہ
(۳۶) حضرت محمد فیض اللہ تیراہی رحمتہ اللہ علیہ
(۳۷) حضرت خواجہ نور محمد چوراہی رحمتہ اللہ علیہ
(۳۸) حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی رحمتہ اللہ علیہ

(۹) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ سہروردیہ میں

(۱) سرور کائنات خلاصہ موجودات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
(۲) حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم
(۳) حضرت امیر سید الاولیاء حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ
(۴) حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمتہ اللہ علیہ
(۵) حضرت شیخ داؤد طائی رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

(۶) حضرت خواجہ معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ
(۷) حضرت خواجہ سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ
(۸) حضرت سید الطائف شیخ جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ
(۹) حضرت ممشاد علودینوری رحمتہ اللہ علیہ
(۱۰) حضرت شیخ احمد اسود دینوری رحمتہ اللہ علیہ
(۱۱) حضرت شیخ محمد المعروف العمویہ رحمتہ اللہ علیہ
(۱۲) حضرت وجیہہ الدین عبد القادر رحمتہ اللہ علیہ
(۱۳) حضرت ضیاء الدین ابو النجیب عمر رحمتہ اللہ علیہ
(۱۴) حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۵) حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۶) حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ علیہ
(۱۷) حضرت شیخ رکن الدین عالم ابو الفتح رحمتہ اللہ علیہ
(۱۸) حضرت مخدوم جہانیاں میر سید جلال الدین بخاری رحمتہ اللہ علیہ
(۱۹) حضرت سید اجمل بہرائچی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۰) حضرت بڈھن بہرائچی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۱) حضرت شیخ درویش اودھی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۲) حضرت عبد القدوس گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۳) حضرت رکن الدین گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۴) حضرت مخدوم عبد الاحد رحمتہ اللہ علیہ
(۲۵) حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۶) حضرت خواجہ محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہ
(۲۷) حضرت حجت اللہ محمد نقشبند ثانی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۸) حضرت خواجہ محمد زبیر رحمتہ اللہ علیہ
(۲۹) حضرت خواجہ قطب الدین محمد اشرف رحمتہ اللہ علیہ
(۳۰) حضرت سید حافظ شاہ جمال اللہ رحمتہ اللہ علیہ
(۳۱) حضرت سید محمد عیسیٰ رحمتہ اللہ علیہ
(۳۲) حضرت خواجہ محمد فیض اللہ رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

(۳۳) حضرت خواجہ نور محمد چوراہی رحمتہ اللہ علیہ

(۳۴) حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی رحمتہ اللہ علیہ

(۱۰) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ شطاریہ میں

(۱) رسول الثقلین نبی الحرمین حضرت احمد مجتبیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

(۲) حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم

(۳) حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

(۴) حضرت سیدنا زین العابدین رضی اللہ عنہ

(۵) حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ

(۶) حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

(۷) سلطان العارفین حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ

(۸) حضرت خواجہ محمد مغربی رحمتہ اللہ علیہ

(۹) حضرت خواجہ اعز عشقی رحمتہ اللہ علیہ

(۱۰) حضرت شیخ ابو ظفر مولانا ترک طوسی رحمتہ اللہ علیہ

(۱۱) حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ

(۱۲) حضرت شیخ محمد خدا قلی ماوراءنہری رحمتہ اللہ علیہ

(۱۳) حضرت شیخ محمد عاشق بن شیخ خدا قلی رحمتہ اللہ علیہ

(۱۴) حضرت شیخ عارف شطاری رحمتہ اللہ علیہ

(۱۵) حضرت شیخ عبداللہ شطاری رحمتہ اللہ علیہ

(۱۶) حضرت محمد علا المعروف بہ شیخ قاضی منیری رحمتہ اللہ علیہ

(۱۷) حضرت شاہ ابوالفتح ہدایت اللہ سرمست رحمتہ اللہ علیہ

(۱۸) حضرت ظہور حاجی حمید الدین حضور رحمتہ اللہ علیہ

(۱۹) حضرت برہان العارفین شاہ محمد غوث گوالیاری رحمتہ اللہ علیہ

(۲۰) حضرت شیخ وجیہہ الدین ابو نصر اللہ علوی گجراتی رحمتہ اللہ علیہ

(۲۱) حضرت شیخ عبدالغفور رحمتہ اللہ علیہ

(۲۲) حضرت پیر شیخ زین العابدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ

(۲۳) حضرت سید نور رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

(۲۴) حضرت پیر شیخ محمد جلال رحمتہ اللہ علیہ
(۲۵) حضرت شیخ بڈھن براچی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۶) حضرت خواجہ درویش اودھی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۷) حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۸) حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۹) حضرت شیخ عبدالاحد رحمتہ اللہ علیہ
(۳۰) حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ
(۳۱) حضرت خواجہ محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہ
(۳۲) حضرت خواجہ خواجگان محمد نقشبند ثانی رحمتہ اللہ علیہ
(۳۳) حضرت خواجہ محمد زبیر رحمتہ اللہ علیہ
(۳۴) حضرت قطب الدین محمد اشرف رحمتہ اللہ علیہ
(۳۵) حضرت سید حافظ شاہ جمال اللہ رحمتہ اللہ علیہ
(۳۶) حضرت خواجہ محمد عیسیٰ رحمتہ اللہ علیہ
(۳۷) حضرت خواجہ محمد فیض اللہ رحمتہ اللہ علیہ
(۳۸) حضرت خواجہ نور محمد چوراہی رحمتہ اللہ علیہ
(۳۹) حضرت خواجہ فقیر محمد رحمتہ اللہ علیہ

(۱۱) آپ کا شجرۂ طریقت سلسلہ کبرویہ وجنیدیہ در کمنہ و کمال میں

(۱) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم
(۲) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
(۳) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
(۴) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
(۵) حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ
(۶) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ
(۷) حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ
(۸) حضرت امام محمد باقر رحمتہ اللہ علیہ
(۹) حضرت امام جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

(۱۰) حضرت امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ
(۱۱) حضرت امام علی موسیٰ رضا رحمۃ اللہ علیہ
(۱۲) حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۳) حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۴) حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۵) حضرت شیخ ابو علی رودباری رحمۃ اللہ علیہ
(۱۶) حضرت نجم الثاقب شیخ ابو علی کاتب رحمۃ اللہ علیہ
(۱۷) حضرت شیخ ابو عثمان مغربی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۸) حضرت شیخ ابوالقاسم گورگانی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۹) حضرت شیخ ابو بکر نساج رحمۃ اللہ علیہ
(۲۰) حضرت خواجہ شیخ احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ
(۲۱) حضرت شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ
(۲۲) حضرت شیخ عمار یاسر رحمۃ اللہ علیہ
(۲۳) حضرت شیخ نجم الدین کبروی رحمۃ اللہ علیہ
(۲۴) حضرت شیخ بابا کمال جنید رحمۃ اللہ علیہ
(۲۵) حضرت شیخ الاولیاء احمد رحمۃ اللہ علیہ
(۲۶) حضرت عطایا خالدی رحمۃ اللہ علیہ
(۲۷) حضرت شیخ شمس الدین فرغانی رحمۃ اللہ علیہ
(۲۸) حضرت شیخ حمید الدین سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ
(۲۹) حضرت پیر سید جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ
(۳۰) حضرت سید اجمل بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ
(۳۱) حضرت سید بڈھن بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ
(۳۲) حضرت شیخ درویش اودھی رحمۃ اللہ علیہ
(۳۳) حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
(۳۴) حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
(۳۵) حضرت مخدوم عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ
(۳۶) حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

(۳۷) حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ
(۳۸) حضرت محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ
(۳۹) حضرت خلیفۃ اللہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ
(۴۰) حضرت خواجہ محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ
(۴۱) حضرت سید شاہ جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ
(۴۲) حضرت سید شاہ محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ
(۴۳) حضرت خواجہ محمد فیض اللہ رحمۃ اللہ علیہ
(۴۴) حضرت خواجہ نور محمد رحمۃ اللہ علیہ
(۴۵) حضرت خواجہ فقیر محمد رحمۃ اللہ علیہ

(۱۲) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ ثانیہ کبرویہ یعقوبیہ میں

(۱) خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم
(۲) حضرت امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ
(۳) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ
(۴) حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ
(۵) حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ
(۶) حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ
(۷) حضرت امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ
(۸) حضرت امام علی موسیٰ رضا رحمۃ اللہ علیہ
(۹) حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۰) حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۱) حضرت سید الطائفہ شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۲) حضرت خواجہ ابو علی رودباری رحمۃ اللہ علیہ
(۱۳) حضرت خواجہ نجم الثاقب ابو علی کاتب رحمۃ اللہ علیہ
(۱۴) حضرت شیخ ابو عثمان مغربی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۵) حضرت شیخ ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ
(۱۶) حضرت شیخ ابوبکر النساج رحمۃ اللہ علیہ

(۱۷) حضرت شیخ احمد غزالی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۸) حضرت شیخ ابوالنجیب سہروردی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۹) حضرت شیخ عمار یاسر رحمتہ اللہ علیہ
(۲۰) حضرت شیخ الشیوخ شیخ نجم الدین کبروی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۱) حضرت مجدالدین بغدادی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۲) حضرت شیخ لالہ رحمتہ اللہ علیہ
(۲۳) حضرت شیخ احمد جورجانی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۴) حضرت پیر عبدالرحمٰن اسفرانی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۵) حضرت عارف ربانی علاؤالدین سمنانی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۶) حضرت عارف ربانی حضرت حقیقی محمود المرادفانی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۷) مظہر عرفان حضرت سید علی ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۸) حضرت خواجہ اسحاق شہید ختلانی رحمتہ اللہ علیہ
(۲۹) حضرت سید امین الدین عبداللوہ ہرشی آبادی رحمتہ اللہ علیہ
(۳۰) حضرت شیخ رشید الدین رحمتہ اللہ علیہ
(۳۱) حضرت شاہ ملک شیخ بیدواری رحمتہ اللہ علیہ
(۳۲) حضرت صدرالدین احمد شیخ محمد ضوشاہی رحمتہ اللہ علیہ
(۳۳) حضرت شیخ کمال الدین حسین خوارزمی رحمتہ اللہ علیہ
(۳۴) حضرت یعقوب صرفی کاشمیری رحمتہ اللہ علیہ
(۳۵) حضرت خواجہ شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ
(۳۶) حضرت خواجہ محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہ
(۳۷) حضرت محمد نقشبند ثانی رحمتہ اللہ علیہ
(۳۸) حضرت خواجہ محمد زبیر رحمتہ اللہ علیہ
(۳۹) حضرت سید قطب الدین اشرف رحمتہ اللہ علیہ
(۴۰) حضرت سید حافظ شاہ جمال اللہ رحمتہ اللہ علیہ
(۴۱) حضرت سید محمد عیسیٰ رحمتہ اللہ علیہ
(۴۲) حضرت خواجہ محمد فیض اللہ تیراہی رحمتہ اللہ علیہ
(۴۳) حضرت خواجہ نور محمد چوراہی رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

(۴۴) حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی رحمتہ اللہ علیہ

(۱۳) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ مداریہ میں

(۱) حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
(۲) امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
(۳) حضرت امام عبداللہ علمبردار رحمتہ اللہ علیہ
(۴) حضرت یمین الدین شامی رحمتہ اللہ علیہ
(۵) حضرت عین الدین شامی رحمتہ اللہ علیہ
(۶) حضرت طیفور شامی رحمتہ اللہ علیہ
(۷) حضرت بدرالدین شاہ مدار رحمتہ اللہ علیہ
(۸) حضرت سید اجمل بہرائچی رحمتہ اللہ علیہ
(۹) حضرت شاہ بڈھن بہرائچی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۰) حضرت سید درویش بن قاسم اودھی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۱) حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۲) حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۳) حضرت شیخ مخدوم عبدالاحد رحمتہ اللہ علیہ
(۱۴) حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۵) حضرت خواجہ محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہ
(۱۶) حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۷) حضرت خواجہ محمد زبیر رحمتہ اللہ علیہ
(۱۸) حضرت خواجہ محمد اشرف رحمتہ اللہ علیہ
(۱۹) حضرت سید حافظ شاہ جمال اللہ رحمتہ اللہ علیہ
(۲۰) حضرت سید محمد عیسیٰ رحمتہ اللہ علیہ
(۲۱) حضرت خواجہ محمد فیض اللہ رحمتہ اللہ علیہ
(۲۲) حضرت خواجہ نور محمد رحمتہ اللہ علیہ
(۲۳) حضرت خواجہ فقیر محمد رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

(۱۴) آپ کا شجرہ طریقت سلسلہ قلندریہ میں

(۱) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم
(۲) حضرت عبد العزیز رحمتہ اللہ علیہ
(۳) حضرت خضر رومی رحمتہ اللہ علیہ
(۴) حضرت نجم الدین قلندر رحمتہ اللہ علیہ
(۵) حضرت قطب الدین رحمتہ اللہ علیہ
(۶) حضرت محمد شاہ رحمتہ اللہ علیہ
(۷) حضرت عبد السلام رحمتہ اللہ علیہ
(۸) حضرت عبد القدوس گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ
(۹) حضرت رکن الدین رحمتہ اللہ علیہ
(۱۰) حضرت مخدوم عبد الاحد رحمتہ اللہ علیہ
(۱۱) حضرت شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۲) حضرت خواجہ محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہ
(۱۳) حضرت محمد نقشبند ثانی رحمتہ اللہ علیہ
(۱۴) حضرت محمد زبیر رحمتہ اللہ علیہ
(۱۵) حضرت خواجہ محمد اشرف رحمتہ اللہ علیہ
(۱۶) حضرت سید شاہ جمال اللہ رحمتہ اللہ علیہ
(۱۷) حضرت سید محمد عیسیٰ رحمتہ اللہ علیہ
(۱۸) حضرت محمد فیض اللہ رحمتہ اللہ علیہ
(۱۹) حضرت نور محمد رحمتہ اللہ علیہ
(۲۰) حضرت فقیر محمد رحمتہ اللہ علیہ

۲۳ر جمادی الاول ۱۴۱۴ھ

خاک راہ دردمنداں
احمد بدر اخلاق
۳۳۳ر شاد باغ لاہور

Marfat.com

کتابیات

اس تذکرہ کی تدوین و تالیف میں درج ذیل کتب کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

(۱) تذکرہ نقشبندیہ خیریہ — از محمد صادق قصوری
(۲) انوار الکریم — از پروفیسر انیس احمد شیخ
(۳) جواہر نقشبندیہ — از محمد یوسف نقشبندی
(۴) صوفیائے نقشبند — از سید امین الدین
(۵) جمال نقشبند — از صلاح الدین بی اے
(۶) تذکرہ مشائخ نقشبندیہ تکملہ — از محمد صادق قصوری
(۷) تذکرہ اولیائے پاکستان — از عالم فقری
(۸) تذکرہ اکابر اہل سنت — از محمد عبد الحکیم شرف قادری
(۹) ماہنامہ سلسبیل لاہور (جنوری، فروری) — تذکرہ اولیاء جدید
(۱۰) مختصر حالات خواجگان نقشبندیہ مجددیہ باؤلی شریف ضلع گجرات — از مولانا محمد فاضل صاحب
(۱۱) ماہنامہ شمس الاسلام (مارچ، اپریل) ۱۹۸۷ء
(۱۲) شجرہ حضرت نقشبندیہ مجددیہ — از عالم الدین
(۱۳) تذکرہ اہلسنّت و جماعت لاہور — پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی ایم اے
(۱۴) ضیائے حیدری — شائع کردہ بزم چوراہی برطانیہ
(۱۵) نور الاسلام ماہنامہ (اولیائے نقشبند نمبر) — میاں جمیل احمد شرقپوری
(۱۶) امیر ملت اور ان کے خلفاء — محمد صادق قصوری
(۱۷) انوار لاثانی — صوفی محمد رفیق
(۱۸) شاہ موسیٰ ابوالمکارم — پروفیسر آنسہ بلقیس چیمہ
(۱۹) تذکرہ اولیائے برصغیر — مرزا محمد اختر دہلوی
(۲۰) تذکرہ حضرت شاہ بلاول قادریؒ — میاں اخلاق احمد۔ ایم اے
(۲۱) تذکرہ حضرت شاہ عنایت قادری شطاریؒ — میاں اخلاق احمد۔ ایم اے
(۲۲) تذکرہ حضرت مولانا محمد عبد اللہ لڈرویؒ — میاں اخلاق احمد ایم اے
(۲۳) مقامات خیر — حضرت شاہ ابوالحسن زید فاروقی
(۲۴) سید غوث اعظم — محمد داؤد فاروقی نقشبندی مجددی
(۲۵) تذکرہ حضرت آغا سید سکندر شاہؒ — احمد بدر اخلاق

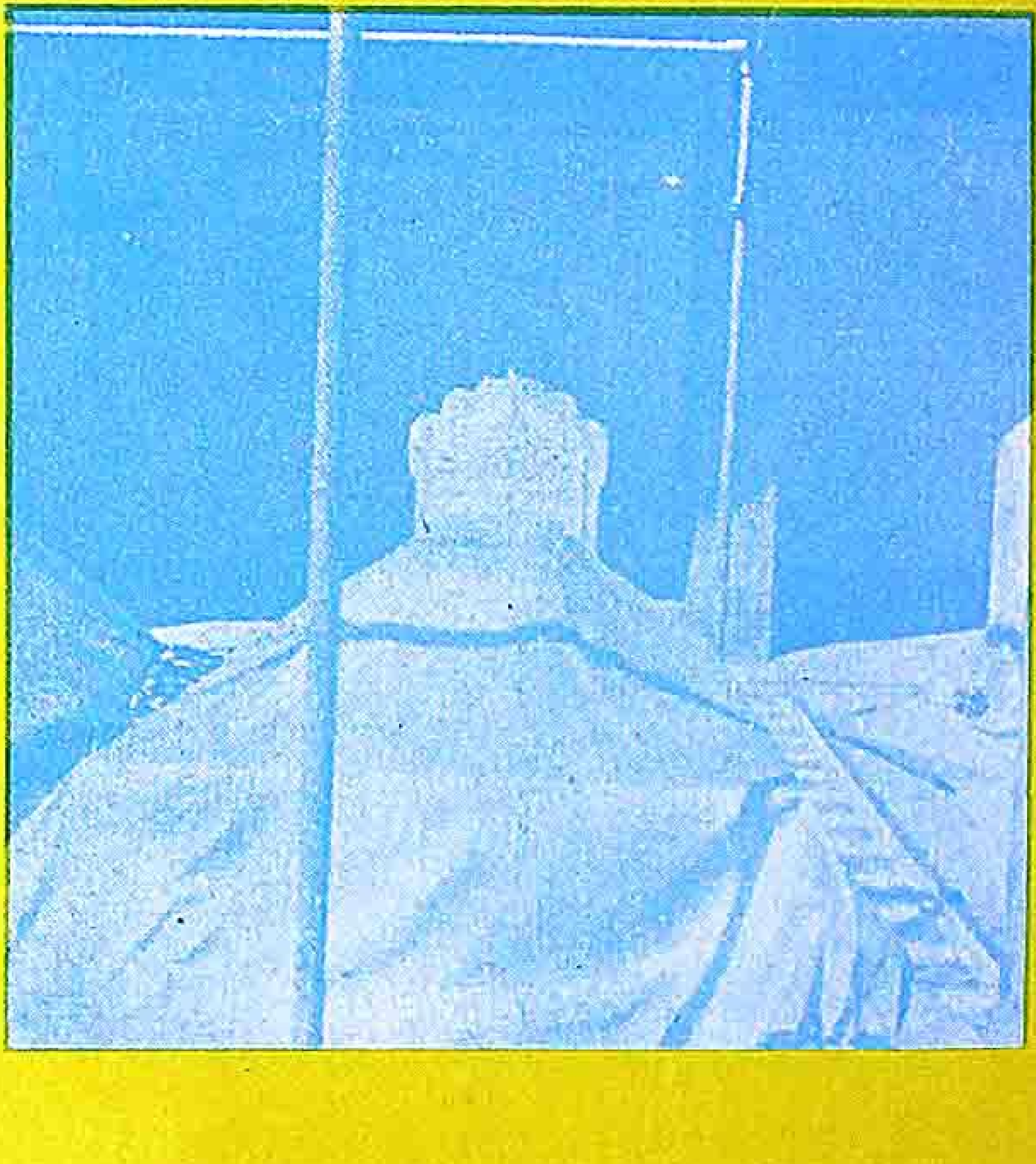

مرقد انور غوث زماں قطب دوراں حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی رحمتہ اللہ علیہ

چورہ شریف ضلع اٹک